﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ (آل عمران: ۷۴) ﴿... عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (بنی اسرائیل: ۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۱۷ر جنوری ۱۹۹۷ء شمارہ ۳

۷ر رمضان المبارک ۱۴۱۷ ہجری - ۱۷ر صلح ۱۳۷۶ ہجری شمسی

یہ صدی احمدیت کے لئے عظیم الشان فتوحات لے کر آئے گی

گزشتہ ایک سال میں ہندوستان میں جماعت احمدیہ اس کثرت سے پھیلی ہے کہ اس سے پہلے سو سال میں بھی نہیں پھیلی تھی

پہلے نیک اعمال کے ذریعہ ایسا وجود بننے کی کوشش کرو جو غیر معمولی طاقت سے اپنی طرف کھینچتا ہے، پھر مبشر بنو اور لوگوں کو بتاؤ کہ ہم تمہیں زندہ کرنے کے لئے آئے ہیں

جلسہ سالانہ قادیان کے تیسرے روز کے اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز خطاب

لندن (۲۶ دسمبر ۱۹۹۶ء). قادیان دارالامان (انڈیا) میں جماعت کے ۱۰۵ویں جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی لندن سے بذریعہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ براہ راست نشر ہوئی۔ صبح دس بجکر سات منٹ پر سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی محمود ہال میں تشریف آوری اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوت قرآن کریم سے اس اجلاس کا آغاز ہوا جو مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے کی اور بعد ازاں ان آیات کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم اردو کلام سے منتخب اشعار خوش الحانی سے سنائے اور دس بجکر ستائیس منٹ پر حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا آغاز ہوا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورہ الاحزاب کی آیات ۴۶ تا ۴۹ کی تلاوت کی اور پھر فرمایا کہ الحمدللہ کہ آج قادیان کا یہ عالمی جلسہ اپنے آخری مراحل کو پہنچا ہے۔ اور یہ جو الوداعی خطاب ہے گو میں لندن سے کر رہا ہوں مگر قادیان اول مخاطب ہے اور قادیان کی وساطت سے میں سب دنیا سے مخاطب ہوں۔ تمام دنیا میں جگہ جگہ قادیان ہی کی شکل کے چھوٹے چھوٹے جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ ربوہ میں تو ہر جگہ گھروں کے علاوہ بھی جہاں دوکانوں پر یا مساجد میں انتظام ہے مرد بھی اور خواتین بھی ہمارے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہیں۔ حضور نے بتایا کہ قادیان میں تقریباً آٹھ صد نومبایعین اس جلسہ میں شامل ہیں۔ باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر

اگر ہم اپنی عبادت کے متعلق غفلت کی حالت کو کاٹ پھینکیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ سال گزرے سال سے بہتر ہوگا

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۳ر جنوری ۱۹۹۷ء)

لندن (۳ر جنوری). سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا کہ آج نئے سال کا پہلا جمعہ ہے۔ اس پہلو سے سالوں کے ادلنے بدلنے کا جو مضمون ہے اس سے متعلق عمومی باتیں کہنے کے بعد وہی مضمون جو پہلے بیان ہو رہا تھا یعنی عام طور پر جماعت احمدیہ کے اخلاقی معیار کو بلند کرنے کے متعلق چند نصائح، اس کی طرف متوجہ ہونگا۔

حضور نے سال کے بدلنے پر دنیاداروں کے ردعمل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لگتا ہے کوئی ایسی بات ہوئی ہے کہ اس تبدیلی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں بطور خاص کچھ کرنا چاہئے۔ بسا اوقات مذہبی قوموں میں بھی اور غیر مذہبی قوموں میں بھی جو غفلت کی حالت میں رہ رہے ہیں یہ ردعمل صرف ایک بے ساختہ خوشی کی حالت میں ظاہر ہوتا ہے اس کے سوا اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ حضور نے مغربی دنیا میں اس موقعہ پر جو بے حیائی و شراب نوشی کے واقعات کثرت سے ہوتے ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں سال کے بدلنے پر اگر کچھ ناچتا ہے تو وحشت ناچتی ہے۔ اور اس کا گزرے ہوئے سالوں سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ جہاں تک ایک مومن کا تعلق ہے وہ گزرے ہوئے اور آنے والے سال کو ایک مسلسل گزرتے ہوئے پانی کی طرح دیکھتا ہے۔ پانی کی رفتار اس کا ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جانا ایک مقصد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ غرضیکہ ایک رواں پانی کی طرح زندگی کی مثال دیکھی جا سکتی ہے۔ گو کہ اس پانی کی راہ میں نشیب و فراز آتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے خدا تعالیٰ کے وعدہ "وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ" کے حوالہ سے بتایا کہ زندگیاں تو سب کی گزر رہی ہیں، کوئی زندگی ساکت و جامد ہو ہی نہیں سکتی۔ مگر باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

۲۶، ۲۷ اور ۲۸ دسمبر ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کو جلسہ قادیان کی مناسبت سے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ اور ۲۸ دسمبر کو ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر افتتاحی اور اختتامی خطابات فرمائے۔ چنانچہ اس مصروفیت کی وجہ سے ۲۸ دسمبر کو بچوں کی کلاس منعقد نہیں ہوئی۔ ہفتہ کے باقی ایام کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری درج ذیل ہے:

اتوار، ۲۹ر دسمبر ۱۹۹۶ء:

آج حضور انور ایدہ اللہ نے انگریزی دان احباب کے سوالوں کے جوابات عنایت فرمائے۔ سوال یہ تھے:

☆ احمدیوں کو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت ہے لیکن سکول میں چونکہ ایک ہی غیر احمدی امام ہے وہاں بچوں کو مشکل پیش آتی ہے۔ اس پر حضور انور روشنی ڈالیں؟

☆ کیا ہم لاہوری پارٹی کے احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں جبکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانتے ہیں؟

☆ اسلام نے مردوں کو سونا اور چاندی کے استعمال سے منع کیوں فرمایا ہے؟

☆ مسلم ائرلائنز میں سفر کے دوران پردے پر قبلہ کا رخ دکھایا جاتا ہے کیا اسے تسلیم کیا جا سکتا ہے؟

☆ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ جبکہ مسلمان ان کو صرف نبی مانتے ہیں حالانکہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش بن باپ کے ہوئی تھی؟

☆ اسلام کا غلاموں کے بارہ میں کیا نظریہ ہے؟

☆ سورہ العنکبوت آیت ۲۹، ۳۰ میں ڈاکہ زنی اور Homo—Sexuality کے بارہ میں ذکر ہے ان دونوں جرائم کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

سوموار و منگل، ۳۰ر و ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۶ء:

ان دو دنوں میں حسب پروگرام ترجمۃ القرآن کلاسز منعقد ہوئیں۔ پہلے دن سورہ الانبیاء کی آیات نمبر ۸۸ تا ۱۰۳ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد بعض آیات کی کسی قدر تشریح بیان فرمائی۔ یہ کلاس نمبر ۱۷۱ تھی۔

دوسرے دن کلاس نمبر ۱۷۲ میں سورہ الانبیاء کی چند آیات آخر سورہ تک اور سورہ الحج کی آیات ۱ تا ۱۱ تک کی تلاوت اور ترجمہ کے ساتھ بعض آیات کی قدرے تفسیر بیان فرمائی۔

بدھ و جمعرات، یکم و ۲ر جنوری ۱۹۹۷ء:

ان ایام میں حضور نے بالترتیب ہومیو پیتھی کی کلاسز نمبر ۱۹۷ اور ۱۹۸ لیں۔

جمعۃ المبارک ۳ر جنوری ۱۹۹۷ء:

حسب پروگرام حضور انور کی اردو دان احباب سے مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے درج ذیل سوالات کے جوابات عنایت فرمائے:

☆ ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعودؑ کو لیکھرام کے مرنے کا نشان دکھایا گیا تھا۔ یہ ہندو قوم کے لئے ایک عبرت ناک نشان تھا۔ لیکن بت پرستی ابھی تک بہت مضبوط نظر آتی ہے۔ اس نشان سے ہندو قوم نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ سوال یہ ہے کہ اس بت پرستی کا انجام ہم کب دیکھیں گے؟

☆ دنیا بھر کے ادب میں یہ سوال بار بار اٹھایا جاتا ہے کہ ادب کی ضرورت اور اہمیت کیا ہے وہ اور کون سا معیار ہے جن پر کہ ہم بتا سکیں کہ یہ ادب ہے اور یہ نہیں؟

☆ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت پر غیر مسلم اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں آیت "ان مثل عیسیٰ عنداللہ کمثل آدم ..... الخ" میں آخر پر "فیکون" کے الفاظ آتے ہیں جبکہ یہ ماضی کا قصہ ہے اس لئے "فکان" آنا چاہئے تھا۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ روح کے بارہ میں سوال کہ روح جب ترقی کرتی ہوئی انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو کیا وہ اسی حالت میں دائمی طور پر رہے گی؟

☆ اگر کسی کی وصیت قرآن کریم کی ہدایات کی روشنی سے ہٹ کر ہو تو کیا ہو بہو اس وصیت پر عمل کیا جائے؟

☆ کیا ہر انسان جب پیدا ہوتا ہے تو مسلمان ہوتا ہے؟

☆ یہودیوں کا ایک گروپ ہے جو آنحضورؐ کو خدا کا نبی اور قرآن کریم کو الہامی کتاب بھی مانتے ہیں مگر ان کا کہنا ہے کہ قرآن کریم نے تورات کو منسوخ نہیں کیا۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

(ص - م - ش)

اداریہ

دستِ من گیر زرہ لطف و کرم

یہ دنیا دارالمحن اور دارالابتلا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ وقت کا اگلا لمحہ اپنی اوٹ میں اس کے لئے کیا کیا دکھ، مسائل، پریشانیاں اور حوادث چھپائے ہوئے ہے۔ اور اگر بعض اوقات کسی حد تک انسان کو مستقبل کے خطرات اور مصائب و آلام کا اندازہ ہو بھی جائے تو کوئی شخص یہ طاقت نہیں رکھتا کہ وہ اپنی قوت اور اپنی تدبیروں سے ان خطرات کو ٹلا سکے یا ان مصائب سے محفوظ رہ سکے۔ انسان کی حیثیت ہی کیا ہے؟ اس کا کچھ بھی تو اس کا اپنا نہیں۔ اس کی فکر و نظر کی صلاحیتیں، اس کی تمام استعدادیں، تمام قویٰ سب کچھ خدا تعالیٰ کا عطا فرمودہ ہے۔ وہ جب چاہے اس کی صلاحیتوں کو سلب کر سکتا ہے، اس کی قوتوں کو مفلوج کر سکتا ہے۔ پھر بہت سے طبعی حوادث اور آسمانی آفات ایسی ہوتی ہیں کہ ایک انسان تو کیا سارے انسان مل کر بھی انہیں نہیں ٹلا سکتے۔ غرضیکہ آپ جتنا اپنے وجود پر غور کریں اتنا ہی اپنی بے حیثیتی اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی رحمت اور کبریائی کا احساس اور عرفان نصیب ہوتا چلا جاتا ہے اور انسان کے لئے کسی قسم کے کبر یا نخوت کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ تمام صاحب عرفان لوگ ہمیشہ خدا تعالیٰ سے مدد اور اس کی حفاظت کے طالب رہتے ہیں۔ اور ان میں سب سے بڑھ کر صاحب عرفان ہمارے سید و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ چنانچہ آپ کی حیات طیبہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ خدا تعالیٰ کے ذکر اور اس کے حضور دعاؤں میں وقف تھا اور آپؐ بڑی کثرت سے دعائیں مانگا کرتے تھے۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ دعا کا تعلق نزول بلا سے ہے۔ جب کوئی مصیبت آ پکڑتی ہے تو لوگ دعاؤں اور صدقات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں حالانکہ اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کا محتاج ہے۔ "حدیث شریف میں آیا ہے کہ مصیبت کے وارد ہونے سے پہلے جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ کیونکہ خوف و خطر میں مبتلا ہونے کے وقت تو ہر شخص دعا اور رجوع الی اللہ کر سکتا ہے۔ سعادت مندی یہی ہے کہ امن کے وقت دعا کی جائے"۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس اگر دعا کر رکھی ہو تو اس آڑے وقت میں کام آتی ہے"۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک دعائیں احادیث میں محفوظ ہیں۔ ہم ذیل میں ان میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ احباب رمضان کے ان نہایت مبارک ایام میں خصوصیت سے یہ دعائیں کر کے ان سے وابستہ برکات کو حاصل کرنے کی سعی کریں گے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے کچھ ایسے کلمات بتائیں جو میں صبح کے وقت اور شام کے وقت دہرایا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ کہا کرو:

"اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کے جاننے والے، ہر چیز کے رب اور اس کے مالک، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان اور اس کے ساتھیوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں"۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہ کلمات صبح بھی پڑھا کرو اور شام کے وقت بھی اور اس وقت بھی جب تم اپنے بستر پر جاؤ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لئے ایسے کلمات پسند فرمایا کرتے تھے جو جامع ہوں اور انسان کی تمام حاجات و مہمات پر حاوی ہوں۔ چنانچہ ایک ایسی ہی دعا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دعا کثرت سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ "اللھم آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار" اے اللہ تو ہمیں اس دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ چنانچہ حضرت انسؓ کا یہ طریق تھا کہ آپ جب بھی کوئی دعا کرتے تو یہ دعا بھی ضرور کیا کرتے تھے۔ اس دعا میں لفظ "حسنۃ" بہت ہی پیارا اور جامع لفظ ہے جو ہر خیر کے عطا ہونے اور شر سے محفوظ رہنے کے معنے بھی رکھتا ہے۔

حضرت طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! جب میں اپنے رب سے دعا کروں تو کیا عرض کیا کروں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم یہ کہا کرو "اللھم اغفرلی، وارحمنی، وعافنی، وارزقنی۔ فان ھٰؤلاء تجمع لک دنیاک و آخرتک"۔ کہ اے اللہ تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت بخش اور مجھے رزق عطا فرما۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ دعا تیرے لئے دنیا و آخرت کو جمع کر دے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے کوئی بات سکھائیں جو میں اللہ سے طلب کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا "سلوا اللہ العافیۃ" اللہ سے عافیت طلب کیا کریں۔ حضرت عباس کہتے ہیں کہ میں کچھ دنوں کے بعد پھر حاضر ہوا اور دوبارہ یہی درخواست کی تو آپؐ نے فرمایا "اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! سلوا اللہ العافیۃ فی الدنیا والآخرۃ" آپ اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کریں۔

سبحان اللہ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی کیسی پاکیزہ تربیت فرمائی تھی ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی کیسی محبت راسخ کر دی تھی اور وہ کس طرح حضور اکرمؐ سے دعاؤں کے ڈھنگ سیکھا کرتے تھے اور معلوم کیا کرتے تھے کہ حضور اکرم کون سی خاص دعائیں کیا کرتے تھے تا وہ بھی ان دعاؤں کو دہرایا کریں۔ صحابہ رسولؐ کا یہ جذبہ اور یہ پاکیزہ اسوہ بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

حضرت شہر بن حوشبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ اے ام المومنین! جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس آیا کرتے تھے تو زیادہ تر کونسی دعا پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آپؐ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔ "یا مقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینک" اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما۔

آج کے مادہ پرست دور میں جبکہ معاشرہ میں ہر طرف شیطانی خیالات کا زور ہے اور باطل قوتیں کئی انداز میں لوگوں کو خدا کے دین سے برگشتہ کرنے کے لئے زور مار رہی ہیں یہ دعا غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علیٰ طاعتک" اے اللہ دلوں کو پھیرنے والے تو ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف پھیر دے۔

اے اللہ تیرے پیارے رسول نے یہ دعائیں مانگیں۔ ہم تیرے ادنیٰ چاکر اور تیرے رسولؐ کے ادنیٰ غلام ہیں۔ ہمیں بھی یہ دعائیں کرنے کی توفیق بخش اور اپنے فضل اور رحم سے ہمارے حق میں ان دعاؤں کا فیض جاری فرما کہ تو دعاؤں کو بہت سننے والا ہے۔

دست من گیر زرہ لطف و کرم
در مہم باش یار و یاورے

کلام
حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگمؓ

مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے
پیارے مرے حبیب مرے دلربا مرے

بار گنہ بلا ہے مرے سر سے ٹال دو
جس رہ سے تم ملو مجھے اس رہ پہ ڈال دو

اک نور خاص میرے دل و جاں کو بخش دو
میرے گناہ ظاہر و پنہاں کو بخش دو

بس اک نظر سے عقدہ دل کھول جائیے
دل لیجئے مرا مجھے اپنا بنائیے

ہے قابل طلب کوئی دنیا میں اور چیز؟
تم جانتے ہو تم سے سوا کون ہے عزیز

دونوں جہاں میں مایہ راحت تمہیں تو ہو
جو تم سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہیں تو ہو

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

اے محمدؐ رسول اللہ تیری زندگی اس طرح بڑھ رہی ہے کہ ہر آنے والا لمحہ گزرنے ہوئے لمحہ سے بہتر ہے اور بہتر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہ وہ پیمانہ ہے جسے ہم پیمانہ صفات کہہ سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر شخص میں ایک عمل کی صلاحیت خدا نے رکھی ہے۔ "لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا" جس کو جتنی توفیق ہے اس کے مطابق اس کے فیصلے ہونگے۔ یہ قانون عدل کے اعلیٰ تقاضے پورے کرنے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی استعدادیں سب سے بڑھی ہوئی تھیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک پیمانہ جو عالمی پیمانہ ہے وہ آنحضرتؐ کا پیمانہ ہے۔ اس پر اپنے حالات کو چسپاں کرتے ہوئے ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اگر ہمارا ہر لمحہ پچھلے سال کے ہر لمحہ سے بہتر نہیں ہو سکتا تو کم سے کم اگر ایک گھنٹہ بہتر ہو سکتا ہے تو اسے بہتر کیا جائے، ہفتہ بہتر ہو سکتا ہے تو بہتر کیا جائے۔ ہر سال انسان کچھ نہ کچھ تو آگے بڑھے۔ اس کا فیصلہ ہر انسان نے اپنی توفیق کے مطابق کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ عبادت اور اخلاق کا حساب کر لیں اور اپنے لئے خود معین کریں کہ اگلے سال میں ان دونوں چیزوں میں میں نے کیا بہتری کرنی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نمازوں کی بہتری کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی نماز کے وقت ان شیطانوں کی شناخت کرے جو نماز میں حائل ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ہم اپنی عبادت کے متعلق غفلت کی حالت کو کاٹ پھینکیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ سال گزرے سال سے بہتر ہو گا۔ دوسرا معاشرتی جو بدیاں ہیں ان سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔

حضور نے ایسے والدین کا ذکر فرمایا جو اپنے بچوں کی تربیت سے غافل ہیں اور ان کی نظروں کے سامنے ان کے اہل خانہ بربادی کی طرف جا رہے ہوتے ہیں اور وہ کوئی توجہ نہیں کرتے۔ حضور نے فرمایا کہ تفصیل سے اپنے خاندان اور دوستوں کے حالات پر نظر ڈالیں اور پھر آئندہ سال کا منصوبہ بنائیں۔

حضور نے امید ظاہر فرمائی کہ ہر احمدی کا آنے والا سال گزرے ہوئے سال کے ہر وقت سے بہتر ثابت ہو گا۔ اللہ کرے کہ ہمیں اس کی توفیق نصیب ہو۔

یہ عالمی عید جو جماعت کی طرف سے منائی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دائرے اور وسعتوں میں پھیلتی چلی جارہی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیدوں کا روح پرور تذکرہ

خطبہ عیدالفطر فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۱ فروری ۱۹۹۶ء مطابق ۲۱ تبلیغ ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

آج عید کا مبارک دن ہے جو خوشیوں کا دن ہے لیکن یہ خوشیاں اسلامی رنگ میں منائی جاتی ہیں اور اسلامی رنگ ہی میں منائی جائیں گی۔ تمام دنیا میں اس وقت جو احمدی احباب بھی ہماری اس عید کے ساتھ ٹیلیویژن رابطے کے ذریعے شامل ہیں ان کو اور جو آج نہیں تو کل شامل ہونگے جبکہ دوسرے ایسے علاقوں میں بھی ویڈیوز پہنچیں گی جہاں ابھی تک براہ راست رابطہ نہیں ہے۔ ان سب کو میں اپنی طرف سے اور آپ سب کی طرف سے جو یہاں شامل ہیں السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ اور عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

یہ عالمی عید جو جماعت کی طرف سے منائی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دائرے اور وسعتوں میں پھیلتی چلی جارہی ہے اور ایک دن ایسا آئے گا جبکہ، بعید نہیں کہ خدا کرے کہ ہماری زندگیوں ہی میں آئے کہ، ہماری ایک عید میں کروڑ احمدی یا اس سے زائد شامل ہونگے اور کل عالم پر بیک وقت منائی جانے والی عید جس میں ایک صوتی اور تصویری رابطے کے ذریعے ایک کروڑ آدمی شامل ہوں یہ ایک نیا باب ہوگا اسلام کی فتوحات میں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح اس ساری دنیا کو ایک عالمی ملت میں تبدیل کیا جائے گا جو خوشیوں میں بھی اکٹھی ہوگی اور اپنی محنتوں اور جہاد کی کوششوں میں بھی اکٹھی ہوگی۔

آج کے خطبے کے لئے میں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی سے کچھ ایسے نظارے اکٹھے کئے ہیں، جو آپ کے سامنے پیش کروں گا جن کا عید منانے سے تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیسے عید منایا کرتے تھے تو وہ چند جھلکیاں ہیں جو آپ کے سامنے ہوں تو آپ کی عیدوں کو بھی پر رونق کر دیں گی۔ اور آپ کی عیدوں میں بھی نور بھر دیں گی۔

صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین میں روایت ہے جو حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز کے دن حاضر ہوا۔ آپ نے خطبے سے قبل نماز پڑھائی (جیسا کہ ہم ہمیشہ اسی سنت کے مطابق خطبے سے پہلے نماز پڑھاتے ہیں) جس سے پہلے نہ تو اذان دی گئی اور نہ ہی اقامت کہی گئی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر آپ بلالؓ کا سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہوئے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ آخری ایام کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب جنگ احد کے بعد زخمی ہونے کی وجہ سے یا یہود ن کے زہر دینے کی وجہ سے کمزور ہوئے ہیں تو تب آپ نے سہارا لینا شروع کیا ورنہ کسی سہارے کی ضرورت نہیں تھی، تو بلال کے سہارے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تقویٰ کی تاکید فرمائی۔ اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔

تقویٰ کی تعلیم دی یہی سب سے بڑی عید ہے۔ عید میں جو باتیں رنگ بھرتی ہیں ان کی جان تقویٰ ہے۔ پس اگر عید تقویٰ سے منائی جائے تو خواہ اچھے کپڑوں میں ہو یا غریبانہ کپڑوں میں ہو وہی عید پر رونق ہے۔ کیونکہ "لباس التقویٰ ذالک خیر" پس عید کے دن تقویٰ کا ذکر فرمانا بتاتا ہے کہ تم اچھے کپڑے بے شک پہنو مگر ان کپڑوں میں رونق اور بہار تب پیدا ہوگی اگر اندر سے تقویٰ پھوٹے گا اور اس کی شعاعیں ان کپڑوں کو منور کر رہی ہونگی۔ تو آپ نے تقویٰ کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔ فرمایا میری اطاعت ہی میں ساری زندگی ہے۔ تقویٰ کے مضمون کا ایک دوسرا رنگ یہ ہے کہ تقویٰ سچا ہو ہی نہیں سکتا اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت نہ ہو۔ تو تقویٰ تو ایک اندر کا معاملہ ہے۔ تقویٰ کے آثار باہر کیسے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ اطاعت کے رنگ میں دکھائی دیتے ہیں۔

پس تقویٰ بذات خود ایک لباس نہیں ہے مگر اس کا لباس اطاعت ہے جو اطاعت کے رنگ میں ابھرتا ہے اور دکھائی دیتا ہے۔ یہ اس لئے سمجھنا ضروری ہے ورنہ تو کہہ دیتے ہیں کہ تقویٰ ہے۔ اندر ہوگا مگر وہ لباس کیسے ہوگا اگر دکھائی نہ دے۔ لباس تو وہ چیز ہے جو بدن کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور بیرونی آنکھ کو بھی دکھائی دیتا ہے۔ پس اندر کا تقویٰ، جو بدن اس لباس کے اندر ہے وہ تو لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا۔ ہاں لباس دکھائی دیتا ہے۔ وہ لباس کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ میری اطاعت ہے۔ تو میری اطاعت کرو گے تو دنیا کو تمہارا تقویٰ دکھائی دے گا۔ پھر مختصر نصیحت فرمائی جس کی تفصیل یہاں بیان نہیں ہوئی۔ مگر یہ بنیادی مرکزی باتیں ہیں جو اس روایت نے محفوظ کی ہیں۔

پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور جو عورتوں کو نصیحت فرمائی اس میں کچھ نسبتاً زیادہ تفصیل بیان کی گئی ہے۔ "صدقہ دیا کرو۔ ورنہ تم اکثر جہنم کا ایندھن بننے والی ہو" یہ جو اکثر کا لفظ ہے یہ بہت ہی ڈرانے والا ہے۔ تو عورتوں کو جب یہ کہا کہ تم صدقہ دیا کرو ورنہ اکثر تم جہنم کا ایندھن بننے والی ہو تو اس پر ایک سرخی مائل سیاہ رنگ خاتون اٹھیں جو ان میں سے بلند رتبہ معلوم ہوتی تھیں، یعنی کسی ایسے قبیلے سے آئی تھیں جن کا رنگ سیاہی مائل بھی تھا اور اس میں سرخی بھی جھلکتی تھی تو وہ اٹھیں اور سرداری کے آثار ان سے ظاہر تھے، انہوں نے عرض کیا "کیوں یا رسول اللہ، ہم کیوں جہنم کا ایندھن بنائی جائیں گی؟" فرمایا "اس لئے کہ تم شکوے شکایت بہت کرتی ہو اور اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو"۔

یہ جو ہے شکوے شکایت کرنا، ایک تو پیار اور محبت سے شکوے تو ہوتے ہی ہیں۔ اس لئے شکوے تو جہنم میں نہیں لے جاتے۔ مگر ایک ایسی عادت ہے جو بدقسمتی سے خواتین میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عمر بھر ان سے پیار کا سلوک کیا جائے اگر کسی جگہ بے احتیاطی ہو جائے تو بعض دفعہ کہتی ہیں کہ ساری عمر تمہارے سے ہم نے سکھ دیکھا ہی نہیں۔ تم تو ہو ہی ایسے۔ عمر بھر تم نے ہمیں تنگی میں ہی رکھا ہے۔ یہ جو فقرہ ہے یہ عام ہے اور مردوں میں یہ بہت کم دکھائی دے گا۔ عورتوں کی نزاکت جو طبیعت کی ہے اس میں یہ کمزوری داخل ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بہت درست فرما رہے ہیں مگر محض یہ بات جہنم کا ایندھن بنانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ایک اور بات بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں "من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ" جس نے بندوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ پس غور کی بات ہے یہ تو نہیں کہ گھر میں عورتوں نے شکوے کئے تو سیدھی جہنم میں چلی جائیں۔ مراد یہ ہے کہ اس مضمون کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دوسری نصائح کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو **بات خوب کھل جاتی ہے کہ انسانوں کی ناشکری ایک بہت ہی بری عادت ہے اور ایک ایسی عادت ہے جو خدا کی ناشکری تک پہنچا دیتی ہے۔ اور جو خدا کا ناشکرا ہو اس کے لئے تو جہنم ہے۔** پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ بیان فرما کر جو اس کا حل بتایا وہ بھی اسی مضمون کو خوب کھول رہا ہے، مزید روشن کر رہا ہے۔ فرمایا صدقہ دو۔ خدا کے نام پر جب انسان قربانی پیش کرتا ہے تو اس کے تشکر کا بہترین اظہار ہے۔ یہ نہیں فرمایا خاوندوں کو کچھ دو۔ صاف کھل گیا کہ محض خاوند کی ناشکری پیش نظر نہیں تھی۔ اگر خاوند کی ناشکری ہی پیش نظر ہوتی اور وہی وجہ بنتی جہنم میں پہنچانے کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ فرماتے کہ ان کے حق مہر معاف کر دو، ان کو کچھ اور عطا کرو۔ یہ ذکر ہی کوئی نہیں۔ فرمایا خدا کی راہ میں صدقہ دو۔ کہتے ہیں جب آپؐ نے یہ فرمایا تو خواتین نے اپنے زیورات، کانٹے، بالیاں، انگوٹھیاں اتار اتار کر بلال کی چادر پر پھینکنی شروع کیں جو بلال نے اس وقت پھیلا دی تھی اور کثرت سے زیور ڈالے گئے۔ احمدی خواتین کے لئے میں اس لئے بیان نہیں کر رہا کہ وہ یہ کریں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج دنیا میں احمدی خواتین ہی ہیں جنہوں نے ان یادوں کو آج دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ دنیا بھر میں کہیں احمدی خواتین کی کوئی مثال دکھائی نہیں دے گی۔ آپ مشرق و مغرب کو چھان ماریں، چندے تو دینے والی خواتین بھی ملیں گی مگر وہ نظارے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عید کے نظارے ہیں یہ آج دنیا میں کسی نے پیش کئے ہیں تو احمدی خواتین نے پیش کئے ہیں۔ بارہا ایسا ہو چکا ہے اور کئی جو ایک دفعہ سب کچھ دے کر پھر زیور بناتی ہیں، پھر جب خدا تعالیٰ کے نام پر کوئی تحریک کی جاتی ہے پھر وہ لٹا دیتی ہیں۔ تو اس لئے میں آپ کو ڈرانے کے لئے نہیں بلکہ آپ کو خوشخبری دینے کے لئے یہ بات سنا رہا ہوں کہ اللہ کرے آپ کے جذبے ہمیشہ زندہ رہیں اور آپ تقویٰ کے زیور سے آراستہ رہیں۔

اور جہاں آپ خدا کی راہ میں اظہار تشکر کے طور پر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے زیور دیتی ہیں وہاں یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پہلی بات بھی آپ کے حق میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی ہے کہ تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ ہی زیور ہے، تقویٰ ہی حقیقی رونق ہے۔ جو ہاتھ اللہ کی خاطر خالی ہوئے ہوں وہ خدا کی نظر میں تو بہت سج جاتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی خاطر جو بھوکا رہتا ہے، مونہہ بند رکھتا ہے، اس کی بو بھی اللہ کو پیاری لگتی ہے۔ تو وہ ہاتھ خدا کی نظر میں بہت ہی خوبصورت اور پر رونق دکھائی دیتے ہیں جو خدا کی خاطر خالی ہوں۔ مگر یہ مراد نہیں ہے کہ عورتیں ہمیشہ زیور سے خالی ہو جائیں کیونکہ زیور عورت کا ایک حصہ قرار دیا گیا۔ اور قرآن کریم نے زیور اور عورت کے مضمون کو اکٹھا باندھا ہے۔ "حلیۃ" میں پلنے والی چیز ہے۔ اس لئے ہرگز یہ مراد نہیں کہ زیور چھوڑ ہی بیٹھو، کچھ اپنے لئے نہ بناؤ، کچھ اپنے لئے نہ رکھو۔ مراد یہ ہے کہ جب بھی توفیق ملے تو اس زیور میں سے خدا کے نام پر کچھ نکالا کرو۔ اور کچھ نہیں تو ایک یہ بھی صدقہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اپنی غریب بہنوں کو، غریب بچیوں کو ان کی شادی کے موقع پر اگر اپنے زیور میں سے کچھ مستقل نہیں دے سکتیں تو عارضیاً دے دیا کرو۔ اور کچھ دیر وہ بھی پہن لیں، کچھ دیر ان کی زیور کی تمنا بھی پوری ہو جائے۔ یہ جو کچھ دینا ہے یہ دراصل حقیقت میں زندگی بھر کی خوشی دینے والی بات ہے کیونکہ عورتیں بھی کہاں زیور ہر روز پہنے پھرتی ہیں۔ ایک آدھ چوڑی لے لی، ایک آدھ بندہ پہن لیا، چند گنتی کے ایسے زیور ہیں جنہیں وہ روزمرہ استعمال کرتی ہیں۔ اور آج کل تو مصنوعی زیور بھی ایسے بن گئے ہیں کہ کوئی پوچھنے والی پوچھے تو پتہ چلے گا کہ اصلی ہیں کہ مصنوعی۔ ورنہ غریبانہ پہنچ میں بھی سجاوٹ کی روزمرہ کی چیزیں آ چکی ہیں۔ تو مراد یہ ہے کہ اگر ایک انسان کسی کو شادی کے موقع پر کسی اچھے موقع پر اپنا زیور دے دے خواہ عارضی دے تو چند موقعے جو زندگی کے ہوتے ہیں جس میں امیر بھی پہنتی ہیں ان میں غریب بھی پہن لیں گی۔ اور وہ بھی اس خوشی میں ساتھ شامل ہو جائیں گی۔ تو اس کے لئے دراصل یہ عارضی خوشی بھی ایک دائمی خوشی کا رنگ رکھتی ہے۔ موقعوں پر ہی تو ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے موقع محل کی مناسبت سے عارضی طور پر عورتوں کو نصیحت فرمائی کہ اپنا کچھ دے دیا کرو۔ خواہ بعد میں واپس لے لو۔ وہاں حدیث میں خواہ بعد میں واپس لینے کا لفظ تو نہیں ہے لیکن انداز یہ ہے کہ جیسے وقتی طور پر تمہاری بہن کو ضرورت پڑی ہے تو کچھ اس کی ضرورت بھی پوری کر دیا کرو۔ تو فرمایا کہ تم شکوے بہت کرتی ہو اور شکوے کا حل کیا بتایا، اس مصیبت سے نکلنے کا حل۔ فرمایا خدا کی راہ میں صدقہ دیا کرو۔ یہی روایت سنن نسائی کتاب صلوٰۃ العیدین میں بھی ہے اور باب قیام الامام فی الخطبۃ میں بھی یہی روایت درج ہے۔

ایک اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا عید منانے کا طریق صحیح بخاری کتاب العیدین میں یوں بیان ہوا ہے۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے نماز پڑھاتے پھر سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں نصائح فرماتے، اچھے کاموں کا حکم دیتے اور دیگر اوامر سے مطلع فرماتے۔ اگر آپ کوئی لشکر بھجوانا چاہتے تو اسے بھجوانے کا اعلان فرماتے۔ یعنی عید والے دن میں چونکہ کثرت سے لوگ اکٹھے ہوتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ اب اس مہم پر اسلام کا ایک لشکر جانے والا ہے جو شامل ہونا چاہتا ہے شامل ہو۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم احکامات دیا کرتے تھے عموماً اس موقع پر ان کی دوبارہ تاکید فرمایا کرتے تھے۔ اور اس کے بعد پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔

پس ایک جگہ خواتین کے پاس جانے کا ذکر ہے عید کے بعد۔ دوسری جگہ یہ ہے واپس تشریف لے جاتے۔ مختلف لوگوں نے مختلف صورتوں میں دیکھا ہے اور عید چونکہ اس زمانے میں بھی، اب بھی بہت پھیلی ہوئی ہوتی ہے اور کثرت سے لوگ آتے ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ ہر شخص ہر چیز پوری دیکھ لے۔ جو قریب ہے وہ زیادہ دیکھ لیتا ہے جو دور ہے وہ نسبتاً کم دیکھتا ہے۔

عید کے بعد کے جو مناظر ہیں وہ بھی روایات میں محفوظ ہیں۔ سارے تو نہیں مگر کچھ نہ کچھ ایسے دلکش نظارے ہیں جو آپ کے سامنے اس وقت رکھتا ہوں۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ عید کا دن تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس دو بچیاں جنگ بعاث کے واقعات پر مشتمل گیت گا رہی تھیں۔ عربوں کے روایتی گیت تھے اور اس کے ساتھ کچھ میوزک انسٹرومنٹ۔ (Music Instruments) تھے جن کے ساتھ وہ گا رہی تھیں۔ یعنی وہ جیسے مضراب وغیرہ یا ساز ہیں یہ تفصیل بیان نہیں ہوئی کیا تھے لیکن کچھ ساز ایسے تھے جو عربوں میں رائج تھے وہ بھی ساتھ بجا رہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لائے، مونہہ دوسری طرف کر کے لیٹ گئے اور سنتے رہے۔ تھوڑی دیر میں حضرت ابو بکر آئے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور انہوں نے مجھے ڈانٹا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شیطانی آلات بجائے جا رہے ہیں۔ اب یہ جو لفظ ہے "شیطانی آلات" اس کا اصل میں حوالہ ایک اور حدیث میں ہے۔ ایک دفعہ دور سے غالباً بنسری یا کسی اور چیز کی آواز آ رہی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے دونوں انگلیاں کانوں پر رکھ کر کہا کہ یہ شیطانی آوازیں آ رہی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ شیطانی ان معنوں میں ہے کہ ہمیشہ کے لئے وہ بند ہے یا اس زمانے کے شیطانی رواجات جو ان گانوں کے ساتھ ہوا کرتے تھے، محافل ہوتی تھیں اور مختلف میلوں کے موقع پر گانے بھی گائے جاتے تھے، ساز بھی بجائے جاتے تھے اور دیگر شیطانی حرکتیں بھی کی جاتی تھیں۔ یا یہ بھی معنی ہے کہ آئندہ شیطان نے ان ہتھیاروں کو بہت کثرت سے استعمال کرنا ہے اور ساری دنیا کے معاشرے کو میوزک کے ذریعے تباہ اور ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ کی بجائے انسانی فطرت ان مصنوعی نغموں میں پڑ کر ان ہی میں اپنی جان گنوا بیٹھے گی۔ یہ بھی ایک پیش گوئی کا رنگ تھا۔

مگر اس کے برمحل استعمال کے متعلق اب یہ حدیث ہے کہ جب برمحل استعمال ہو اور شاذ کے طور پر ہو، تو یہ فطرت کے خلاف نہیں ہے۔ پس حضرت ابو بکرؓ کے ذہن میں غالباً ایسی ہی باتیں ہونگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی موجودگی میں حضرت عائشہؓ کو مخاطب کر کے یہ کہنا صاف بتا رہا ہے کہ آپ نے یہ اندازہ لگایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم طبیعت کے لحاظ سے بہت شرمیلے ہیں اور کسی کی دل شکنی کے ہر موقعے سے احتراز فرماتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ناپسند تو کر رہے ہوں اور چونکہ منہ دوسری طرف تھا اس سے شاید یہ اندازہ لگایا ہو کہ ناپسندیدگی کا اظہار ہے اور عائشہ کو سمجھ نہیں آئی۔

لیکن اس میں ایک اور پہلو بھی ہے کہ اگر شرعاً ناجائز سمجھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طبیعت کی حیا کبھی بھی اس بات میں مانع نہیں بنی۔ ایک پسند ناپسند کی بات، ہلکے انداز کا تصور جو لہو سے ملتا جلتا ہو یہ اور بات ہے مگر لہو نہیں لہو سے ملتا جلتا ہو اس کے قریب تر مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے آپ کے گھر میں آپ کی زوجہ مبارکہ شریعت کی خلاف ورزی کر رہی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف منہ دوسری طرف کر کے لیٹ جائیں یہ ممکن نہیں ہے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بھی سمجھا بہرحال اپنی بیٹی کو نصیحت کی کہ ہیں! محمدؐ رسول اللہ کے گھر میں یہ شیطانی آلات بجائے جا رہے ہیں۔ اس پر حضورؐ، ابو بکرؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا ان بچیوں کو کچھ نہ کہو۔ جب حضور کی توجہ ہٹی تو پھر میں نے اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں کہ جاؤ اب ٹھیک ہے۔ اور عید کے دن یہ عید کا دن تھا۔

اور عید ہی کے دن کہتی ہیں کہ حبشی نیزوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ میرے پوچھنے پر یا فرماتی ہیں کہ شاید ازخود، پوری طرح یاد نہیں کہ میں نے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا یا اپنے طور پر خیال آیا اور ازخود ہی مجھے فرمایا تو دیکھنا چاہتی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ اس پر آپ نے مجھے اپنی اوٹ میں کھڑا کر لیا۔ میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا۔ اب یہ بھی دیکھیں کہ کتنا ایک پاکیزہ نظارہ ہے۔ اور ان مولویانہ دماغ والوں کے لئے ایک سبق ہے اس میں کہ بعض تو کوئی لوگوں کے سامنے اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑ لے یا سیر پر جاتے ہوئے یا بعض دفعہ ائر پورٹ پر یا کسی جگہ تو مولویوں کی طبیعتیں بھڑک اٹھتی ہیں کہ دیکھو یہ کیا حرکت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک حبشیوں کا نظارہ دیکھ رہے ہیں، لوگ اور بھی ہیں، اس طرف نظریں پڑتی ہونگی۔ اگرچہ مسلمانوں کی تو پڑتی ہونگی تو جھک بھی جاتی ہونگی مگر آج بھی تو مسلمان ہی ہیں جو اعتراض کرتے ہیں۔ ان کی نظریں کیوں نہیں جھک جاتیں۔ سوال یہ ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دیکھ رہے تھے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس طرح دیکھا کہ اوپر سے سر آگے نکالا ہوا اور گال، گال سے لگا ہوا تھا۔ کہتی ہیں اس طرح مجھے کھڑا کیا رخسار پر رخسار تھا۔ آپ انہیں کہتے تھے ایک حدیث سے، دوسری حدیث سامنے آ کھڑی ہوتی ہے کہ اس طرح نہیں۔ کیونکہ وہ پیچھے گھسٹتا جاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسے جبے پہننے سے منع فرمایا ہے کہ جو امیرانہ ٹھاٹھ اسطرح رکھتے ہوں کہ جس طرح پیچھے ایک لباس بعض دفعہ یہاں شاہی خاندان میں رواج تھا کہ ملکہ کے لباس کے پیچھے اتنا بڑا کپڑا پیچھے سرکتا آتا تھا کہ اس کو کئی خواتین جو خود معزز ہوا کرتی تھیں وہ دم کی طرح پیچھے اٹھائے پھرتی تھیں اور یہ ملکہ کی شان تھی۔ تو شانیں جب بڑھ جاتی ہیں تو وہ اس قسم کے تمسخر انگیز، تمسخر آمیز نظارے پیدا کر دیتی ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے چونکہ یہ پسند نہیں فرمایا اس لئے میں نکال کے لایا، جب پہنا تو میں نے کہا اب تو مشکل ہے مجبوری ہو گئی ہے اس لئے اتار آیا ہوں۔ لیکن نیت چونکہ تھی اس سنت کو پورا کرنے کی اس لئے امید رکھتا ہوں کہ اللہ کے ہاں میں یہ سنت کا پورا کرنے والا ہی شمار ہونگا۔

لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بعض دفعہ ایک حدیث دوسری حدیث کے مقابل پر کھڑی ہو جاتی ہے اور ایک کو غلبہ ہے دوسری اس کے مقابل پر مغلوب ہے۔ اس کی ایک اور مثال احادیث ہی میں سے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں یعنی ایک اور اسی جبے کے تعلق میں۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی طرف سے ایک بہت ہی خوبصورت جبہ جو ریشم کا تھا وہ لیا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہؐ بروز عید نیز وفود جب آیا کریں گے اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ جبہ پہن کر آیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا یہ ان کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یعنی ریشم کا لباس مردوں کو زیب نہیں دیتا۔ اور اگر مرد ریشمی لباس پہنیں گے تو پھر ان کا آخرت کے لباس میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ تو اس طرح یہ متضاد حدیثیں نہیں ہیں۔ ایک غالب ہے اپنے عمومی حکم کی وجہ سے، ایک مغلوب ہے اپنے خاص دائرے سے تعلق رکھنے والی ہے۔ اب عورتوں کے لئے حرام نہیں ہے مردوں کے لئے منع ہے۔

اب وہ جو مردوں والی حدیث ہے یہ غالب ہے۔ خوبصورت جبے پہننا جائز ہے مگر ریشم کا نہ ہو یا اس پر حقیقتاً سونے کا کام نہ ہو۔ پس اس طرح استنباط ہوتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جبے پہنے اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ ایسے خوبصورت جبے تھے بعض دفعہ ایسے دلکش تھے کہ ایک روای بیان کرتے ہیں کہ چاندنی رات تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم باہر نکلے، میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا کبھی محمدؐ رسول اللہ کو۔ اتنے خوبصورت دکھائی دے رہے تھے کہ چاند پھیکا پڑ چکا تھا۔ کوئی اس کی حیثیت نہیں تھی تو زینت مومن کی شان کے خلاف نہیں مگر وہ زینت جو تقویٰ کے دائرے میں ہو جس پر لباس التقویٰ کا اطلاق بھی ہو سکے۔ لباس التقویٰ کو چھوڑ کر پھر کوئی زینت، زینت نہیں رہتی۔

☆ سنن ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدل جایا کرتے تھے عید کے لئے کیونکہ عید کی جگہ اکثر باہر ہوا کرتی تھی اس لئے وہاں تک جانے کے لئے سواری بھی استعمال ہو سکتی تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پسند فرماتے تھے کہ عید کے لئے پیدل جائیں۔ اور بچپن میں قادیان میں مجھے یاد ہے جب عید گاہ وہاں ایک مقبرہ تھا پرانا، اس کے قریب کھلے میدان میں ہوا کرتی تھی تو وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پیدل جایا کرتے تھے اور ہم سارے پیچھے دوڑتے پھرتے تھے۔ کافی لمبا جلوس بن جایا کرتا تھا۔ اور اسی طرح واپس بھی پیدل ہی آتے تھے اور واپسی پہ رستے بدل لیا کرتے تھے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہی طریق تھا۔ چنانچہ محمد بن عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ پیدل جاتے۔ جس رستے سے جاتے اس سے مختلف رستے سے واپس آیا کرتے تھے۔ یعنی ایک جانے کا رستہ کچھ حصہ اس کا مشترک ہو بھی تو پھر کاٹ کر دوسری طرف سے آیا جائے تو یہ دو رستے بن جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مجھے جاتی دفعہ پرلی طرف سے جانا پڑے گا۔ پہرے دار یہاں نہ کھڑے ہوں، بڑا دروازہ دوسرا کھولیں۔

اے بنی ارفدہ اپنا کھیل جاری رکھو۔ وہ رکتے رہے تو فرمایا نہیں جاری رکھو، جاری رکھو یہاں تک کہ جب میں تھک گئی تو آپؐ نے فرمایا کافی ہے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا چلی جاؤ۔ تو یہ ایک عید منانے کا انداز تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عید کے بعد وقت گزارا اس کا ایک نظارہ ہے۔

☆ سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے تو ان کے دو دن وہ ہر سال منایا کرتے تھے۔ یعنی مدینے' جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لائے ہیں تو اہل مدینہ کی بھی دو عیدیں ہوا کرتی تھیں۔ گو وہ اسلامی عیدیں نہیں تھیں مگر دو دن تھے سال میں اس میں وہ کھیلتے کودتے اور دل بہلانے کے سامان کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ان کے بدلے تمہارے لئے بہترین دن مقرر فرما دئے ہیں۔ یعنی یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر۔ یہی روایت سنن النسائی کی کتاب صلوٰۃ العیدین میں بھی موجود ہے۔

سنن ابن ماجہ کتاب اقامت الصلوٰۃ میں لکھا ہے، مغیرہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ ایاز الاشعری عید کے موقع پر الانبار تشریف لے گئے، الانبار ایک جگہ کا نام ہے، اور فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ دف کے ساتھ گیت

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany.
Tel: 06152-39832

خطبہ جمعہ

اس دور کی کایا پلٹنی ہے تو اعلیٰ اخلاقی نمونوں سے پلٹی جائے گی۔

اپنے اخلاق کو بہت اعلیٰ درجہ کے اخلاق بنائیں جو عملی زندگی میں تمام ماحول کو روشن کرنے لگیں۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۹ نومبر ۱۹۹۶ء مطابق ۲۹ نبوت ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام بیت الحمد مالمو (سویڈن)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۵﴾
وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۶﴾
اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

(سورہ الانعام: ۱۰۵ تا ۱۰۷)

یہ آیات جن کا میں نے آج خطبہ جمعہ کے لئے انتخاب کیا ہے یہ سورہ انعام کی نمبر ۱۰۵ تا نمبر ۱۰۷ آیات ہیں۔ پیشتر اس سے کہ ان آیات کے حوالے سے آپ کو کچھ نصیحت کروں میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت یہ خطبہ جمعہ مالمو سویڈن سے دیا جا رہا ہے۔ وہ لوگ جو واقف نہیں اس وقت تک کہ مالمو سویڈن سے ہی یہاں کی نیشنل ٹیلی ویژن نے ہمیں یہ سہولت مہیا کی ہے اگرچہ پیسے لئے مگر بہت ہی رعایتی اور یہ جو خرچ ہے یہ چند مخلصین نے اٹھایا ہے ان کے شوق ذوق کی وجہ سے ہی یہ صورت حال قبول کی گئی۔ پس اس وقت یہ خطبہ ایم ٹی اے کی طرف سے سویڈن کی نیشنل ٹیلی ویژن براہ راست اٹھا رہی ہے اور لندن کی معرفت دنیا کو نہیں پہنچ رہا بلکہ ہمارے سٹیلائٹ پر سویڈن کی جو نیشنل ٹیلی ویژن کمپنی ہے اس نے اٹھایا ہے اور براہ راست ہمارے سٹیلائٹ کو بھیج رہی ہے۔

یہ جو عالمی رابطے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دور کی ایک خاص اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جس کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔ اتنے حیرت انگیز فوائد ایم ٹی اے کے سامنے آ رہے ہیں کہ ہمارے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی زیادہ برکتیں اس نظام میں ہوں گی اور ضرورت کتنی تھی اس کا بھی کوئی احساس نہیں تھا۔ اب جبکہ میں دورے کرتا ہوں۔ بچوں سے ملتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ درحقیقت اس دور کا واحد تربیت کا ذریعہ ہے ورنہ بھاری تعداد میں ہمارے بچے ہیں جو مربیوں کی تربیت کے دائرے سے باہر ہیں جن کے ماں باپ کو خود تربیت نہیں آتی، جن کے والدین، ان کے عزیز و اقارب خود تربیت کے بہت محتاج ہیں، روزمرہ کے اخلاق سے بھی ناواقف، اسلامی آداب سے نابلد۔ غرضیکہ یہ ایک ایسی ضرورت حقہ تھی کہ اگر خدا تعالیٰ زبردستی ہمیں اس طرف انگلی پکڑ کر نہ لے جاتا تو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہم اس کی طاقت رکھتے ہیں اور اس وقت رکھتے بھی نہیں تھے، مگر لاعلمی میں کہ ہم طاقت رکھتے ہیں جب ہم اس دور میں داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے فضل سے ہماری استطاعت بڑھانی شروع کی اور اتنی بڑھائی کہ آج چوبیس گھنٹے مسلسل تمام دنیا میں اگر کوئی ایک ٹیلی ویژن ہے جو پیغام بھجوا رہی ہے اور پروگرام دکھا رہی ہے تو صرف ایم ٹی اے ہے ساری دنیا میں اس کے سوا کوئی نہیں، تبھی حکومتیں حیرت زدہ ہیں۔

بڑے بڑے ماہرین ادب سے سر جھکاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے وہ کام کر دکھایا جس کی آج دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کو بھی طاقت نہیں ہے۔ اگر ہے تو اس طرح کہ مختلف ملکوں کے لئے، مختلف وقتوں میں الگ الگ پروگرام تو دکھائے جاتے ہیں مگر وہ بھی ADVERTISEMENT یعنی اشتہار بازی کے ذریعے اور اس کی خاطر، اور جہاں اشتہار بازی آ جاتی ہے وہاں مخرب اخلاق پروگراموں کا داخل ہونا لازم ہے۔ جتنی بھی ہندوستانی کمپنیاں آج پاکستان کو خصوصیت سے متاثر کر رہی ہیں اور ان کے نہایت گندے اور بدذوق فلمی پروگرام دیکھنے کے ہمارے پاکستانی عادی بن رہے ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان کے پیسے کمانے کا اس کے سوا کوئی ذریعہ نہیں کہ جتنے گندے اخلاق کا دنیا تقاضا کرے اس سے بھی بڑھ کر گندے اخلاق پیش کرو کیونکہ بےحیائی کی بھوک بھی مٹ جایا کرتی ہے۔ چند دن ایک قسم کی بےحیائی کی عادت پڑے تو اس سے آگے بڑھے بغیر پھر اس پہلی بےحیائی کا مزہ باقی نہیں رہتا۔ یہی DRUG ADICTION کا فلسفہ ہے۔

اور جماعت احمدیہ اس کے برعکس فلسفہ کو جو مثبت فلسفہ ہے استعمال کر رہی ہے یعنی نیکیوں کے لئے بھی عادت پیدا کرنی پڑتی ہے از خود نیکیوں میں دلچسپی پیدا نہیں ہوا کرتی۔ تھوڑی تھوڑی نیکیاں چکھا چکھا کر ساری دنیا کی جماعت کو آگے بڑھانا یہ ہمارے اعلیٰ مقاصد میں سے ایک مقصد ہے۔ اور جب بھی نیکی کی عادت پڑتی ہے تو یہ عادت بدی کی عادت سے زیادہ پختہ ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نیکی کی عادت میں اللہ تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے ایک ایسی روحانی دائمی لذت ہے جس کا رد عمل کوئی نہیں مگر بدی کی دلچسپیاں خواہ کتنی ہی شدید کیوں نہ ہوں، کتنی طاقت سے اپنی طرف کیوں نہ کھینچیں، ہر شخص جب مزید بدی کی طرف قدم اٹھاتا ہے اس کے ضمیر کی ایک آواز ضرور اٹھتی ہے جو اس کو ملامت کرتی ہے اور ہر دفعہ اس ملامت کے BARIER اس کی حدیں پھلانگ کر انسان بدی کے اگلے دور میں داخل ہوا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ آواز مر جائے اور جب مر جائے تو پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف اس کی واپسی یا نیکیوں کی طرف واپسی ناممکن ہو جاتی ہے سوائے اس کے کہ اللہ کا خاص فضل اسے سنبھال لے۔

پس اب بھی ہم نے دیکھا ہے کہ ایم ٹی اے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری نئی نسلوں کے ذوق سدھر رہے ہیں۔ وہ بچے جو دن رات کارٹونوں کے سامنے یا خوفناک فلموں کے انتظار میں نہایت ہی مخرب اخلاق فرضی کہانیوں میں مبتلا ہو چکے تھے یعنی ایسے عادی بن گئے تھے جیسے کوئی نشے میں مبتلا ہو جائے وہ اب سب وہ پروگرام چھوڑ کر احمدیہ پروگراموں کو جن کے اندر سادگی اور فطری ایک جذب ہے، سچائی ہے، فطری جذب ہے، بے اختیاری ہے، کوئی بھی اس میں ایکٹنگ نہیں ہے، اس کے جب عادی بنتے ہیں تو پھر عادی ہوتے چلے جاتے ہیں ایک جگہ سے بھی کبھی آج تک یہ اطلاع نہیں آئی کہ احمدی بچوں نے کچھ عرصہ دیکھا اور اس کے بعد اس کو چھوڑ کر دوسرے ٹیلی ویژنوں کی طرف منتقل ہو گئے۔ جب آئے تو ان کا ذوق بڑھتا گیا ان کا تعلق بڑھتا گیا اور جو بھی ہمارے پروگرام ہیں ان کے ساتھ ایک ذاتی وابستگی پیدا ہو گئی ہے۔

پس اس پہلو سے آج بھی جو خطبہ براہ راست یہاں سے نشر کیا جا رہا ہے یہ کل عالم میں احمدیت کی یک جہتی اور ایک جان ہونے کا ایک عظیم ثبوت ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا یہ ممکن نہیں تھا۔ پس ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور بھی ہماری عالمی یک جہتی کو بڑھائے، ہم ایک مزاج بن کر ابھریں اور وہ جو قومی اور نسلی اختلافات ہیں ان کو مٹانے کے لئے تمام دنیا سے ایک مزاج کے لوگوں کا ایک قوم کا ایسا ابھرنا لازم ہے جو ایک مرکزی دماغ کے ساتھ وابستہ ہو، ایک مرکزی دل کے ساتھ دھڑکتی ہو اور اس کے زیر و بم میں ان کی ساری زندگی ہو۔ یہ معجزہ ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا معجزہ ہے جو آخرین کے لئے مقدر تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت ہمیں عطا فرمائی۔

اس دور کے جو تقاضے ہیں ان کے تعلق میں یہ آیت کریمہ میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی۔ سب سے اہم تقاضا میرے نزدیک اس وقت اخلاق حسنہ کا تقاضا ہے، نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی دنیا کو ضرورت ہے اور اخلاق حسنہ دنیا سے مٹتے جا رہے ہیں، محدود ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ وہ قومیں جو کبھی اپنے اخلاق کی وجہ سے سر اٹھا کر چلا کرتی تھیں، جن کے دعوے تھے کہ ہماری گلیوں میں چوری کوئی نہیں ہماری گلیوں میں بےہودہ حرکتیں کوئی نہیں انگلستان کا بھی ایک زمانے میں برحق دعویٰ اور یہی دعویٰ تھا مجھے یاد ہے جب میں طالب علم تھا تو ایک دفعہ HAMSTED-HEATH کے ایک کنارے سے چونکہ ہمارا وہاں ایک پروگرام تھا جس میں دیر ہو گئی اور TUBE بند ہو چکی تھی اور ٹیکسی کی توفیق نہیں تھی اس وقت میں پیدل لندن مسجد پہنچا ہوں اور رات کے وقت کسی قسم کا کوئی خوف نہیں تھا، خاموش گلیاں، پرسکون گلیاں اور صبح نماز کے وقت میں وہاں پہنچا اور صبح کی نماز میں شامل ہو گیا آرام کے ساتھ۔ یہ وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ رستے میں کوئی چور اچکا آئے گا اور پکڑے گا اور پولیس میں بھی ایسی شرافت اور مستعدی تھی کہ بےوجہ دکھائی نہیں دیتی تھی مگر جہاں ضرورت پڑے وہاں پولیس نکل آتی تھی کہیں سے۔ اب وہ حالات بالکل یکسر تبدیل ہو چکے ہیں اب تو گلی گلی کا موڑ خطرناک ہو گیا ہے اب تو

ان کے جو دانشور ہیں وہ شور مچا رہے ہیں کہ ہمیں کیا ہوگیا ہے ہر قسم کا امن اٹھ گیا۔ بچوں کا امن اٹھ گیا، لڑکیوں کا امن اٹھ گیا، اپنے ماں باپ سے گھر میں بچوں کو خطرے ہیں اور یہ خطرات بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ پس اس دور کی کایا پلٹنی ہے تو اعلیٰ اخلاق نمونوں سے پلٹی جائے گی محض باتوں سے یہ عظیم کارنامہ جو آپ کے سپرد ہے یہ پورا نہیں ہو سکتا، اس پر عمل ناممکن ہے۔

اگر تم نے اخلاق سیکھنے ہیں تو محمدؐ رسول اللہ کے قدم چومو کیونکہ وہیں سے تمہیں اخلاق ملیں گے۔

یہ ایک ہی پروگرام ہے کہ اپنے اخلاق کو بہت اعلیٰ درجہ کے اخلاق بنائیں جو عملی زندگی میں تمام ماحول کو روشن کرنے لگیں ان کی آنکھوں کو خیرہ کر دیں۔ آپ اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی اجنبی کی حیثیت سے یہاں چلیں جیسے ان کے ہاں ALIENS اترتے ہیں فرضی طور پر اور آکر اور بھی زیادہ ان کے اخلاق برباد کر جاتے ہیں۔ ان کا قتل و غارت، ان کا خون خرابہ، ان کا ظلم و ستم یہ ان بچوں کی زندگی کا مقصد بن جاتا ہے جو بڑی دلچسپی کے ساتھ ان پروگراموں کو دیکھتے ہیں مگر اور قسم کے بھی ALIENS ہوا کرتے ہیں جن کا آنا دنیا کے لئے اجنبی ہو اور سب سے بڑے ALIENS جو دنیا میں نازل ہوتے ہیں وہ وقت کے انبیاء ہیں کیونکہ ان کے آنے کے ساتھ ساری سوسائٹی کو بالآخر ان کے رنگ اختیار کرنا ہوتے ہیں اور ان کا خلق غالب آتا ہے، نظریات سے بڑھ کر ان کا خلق غالب آتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی دعا کے بعد سب سے زیادہ انقلابی طاقت آپ کا خلق بیان فرمائی ہے یہ خلق محمدی تھا جس نے لازماً غالب آنا تھا۔ اور اجنبی دنیا میں جب ایک اجنبی اترتا ہے تو شروع میں اس کی مخالفت ہوتی ہے وہ عجیب باتیں کرتا ہے، عجیب ادائیں دکھاتا ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم میں سے نہیں ہے اس لئے اسے اپنے سے نکال باہر پھینکو۔ مگر بنیادی طور پر، انسانی فطرت کی گہرائی میں حسن خلق کے تقاضے ایسے داخل ہیں کہ کوئی دنیا کی طاقت انہیں مٹا نہیں سکتی۔ بد سے بد سوسائٹی میں بھی دل کے اندر کی آواز یہی ہے کہ کاش اس ماحول کو حسن خلق روشن کر دیتا، کاش ہمارے دن بدل جائیں، کاش ہمارا فساد امن میں تبدیل ہو جائے۔ یہ آواز ہر مجرم کی آواز بھی ہے ہر انسان جو بد سوسائٹی کا ممبر ہے جو اس کے نتیجے میں دن بدن نیچے اتر رہا ہے اوپر دیکھ کر اوپر چڑھنے کی تمنا اس کی کبھی نہیں مرتی۔ پس دل کی اس آواز کو انبیاء کے خلق ابھارتے ہیں اور بالآخر دل کی یہ آواز جیتا کرتی ہے۔

آج بھی میں نے اپنے ناروے اور سویڈن اور ڈنمارک کے دورے میں محسوس کیا ہے کہ یہاں اگر کوئی چیز تبدیلی لا سکتی ہے تو آپ کے خلق ہیں، آپ کے اخلاق ہیں۔ اخلاق حسنہ کے سوا یہ ممکن نہیں ہے اور اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباس میں نے آج آپ کے سامنے رکھنے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے میں یہ بتا دوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہی کی پیروی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام ان باتوں کو کھولا ہے اور خوب کھولا ہے جو سچائی کو جھوٹ سے الگ کرنے والی، دن کو رات سے الگ کرنے والی اور اس طرح کھول دیا ہے مضمون کو کہ اس کے بعد کوئی احمدی یہ شکوہ نہیں کر سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات ہم سے چھپالی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا یہی پاک نمونہ تھا جسے اس کامل غلام نے اپنا لیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہم اس طرح اس لئے آیات کو پھیر پھیر کر تجھے سناتے ہیں تاکہ تو ہم سے مضامین کی گہرائی کا علم سیکھ لے۔ عرفان جہاں تک بھی انسان کو پہنچا سکتا ہے وہاں تک تیرا درک پہنچے اور خدا کا فضل اور رحمت تجھ پر اس طرح نازل ہو کہ تو مجسم خدا کا فضل اور رحمت بن جائے۔ یہ مقاصد ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے جس کی وجہ سے جب خدا تعالیٰ نے مختلف مضامین کو، مختلف آیات کو ادل بدل کر، چکر دیتے ہوئے کبھی اس پہلو سے، کبھی اس پہلو سے روشن کیا تو مقصد یہ تھا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم دنیا کی تدریس کا کام ایسا کامل طور پر کریں کہ جب آپؐ کے سکھائے ہوئے، حیرت انگیز طور پر آپؐ کے حکمت سکھانے اور علم سکھانے اور حکمتوں کے راز بتانے کو دیکھیں تو بےاختیار ان کے مونہہ سے یہ نکلے تو نے اپنے رب سے سیکھنے کا خوب حق ادا کر دیا، ایسا سیکھا ہے کہ اس کی کوئی مثال دکھائی نہیں دیتی۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے سکھانے کا کمال تھا جس نے آپؐ کے غلاموں کے مونہہ سے یہ فقرے نکال دیئے واہ واہ کیسا شاگرد ہے یعنی اللہ کا شاگرد، خدا سے وہ کچھ سیکھ گیا جس کی عام انسان میں طاقت نہیں تھی کیونکہ تصریف آیات میں عام انسان کی عقل ان کی گہرائی کو پا بھی نہیں سکتی جو باتیں حکمت کی تہہ بہ تہہ راز اندرونی راز بیان کئے جائیں ان کے لئے غیر معمولی ذکی اور فہیم انسان کی ضرورت تھی۔ پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے عرفان کی باتیں کیا کرتے تھے تو صحابہ کے مونہہ کی آواز ہے جو قرآن نے محفوظ کی ہے۔ بےاختیار ان کے دل سے آوازیں اٹھتیں سبحان اللہ تو نے اپنے رب سے خوب سیکھا ہے، ایسا سیکھا ہے کہ سیکھنے میں تو نے کمال کر دیا اور اگر تو نہ سیکھتا تو ہم بھی کچھ نہ سیکھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی بعینہٖ یہی رنگ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے سیکھا اور سیکھنے کا حق ادا کر دیا اور پھر اس طرح کھول کھول کر ہمارے سامنے بیان فرمایا کہ کوئی پہلو اس کا اندھیرے میں رہنے نہیں دیا۔

ان آیات کا میں ترجمہ اب آپ کے سامنے رکھتا ہوں "**قد جآء کم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسه و من عمی فعلیها**" دیکھو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بصیرتیں تم تک آ پہنچی ہیں اور بصیرتیں کس صورت میں آئی ہیں یہ حضرت محمد رسول اللہ کے نزول کی صورت میں نازل ہوئی ہیں۔ یہ مضمون ہے جو آگے کھلتا ہے۔ تمہارے پاس ہر قسم کی بصیرتیں، طرح طرح کی، عظیم الشان بصیرتیں جو تمہیں روشنی بخشنے والی ہیں تمہارے رب کی طرف سے آ چکی ہیں "**فمن ابصر فلنفسه و من عمی فعلیها**" اب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم لاعلمی میں وہ باتیں کرتے ہیں جو کر رہے ہیں۔ سب کچھ دیکھ چکے ہو، سب کچھ جان چکے ہو جانتے بوجھتے ہوئے اگر اب تم کوئی غلط مسلک اختیار کرو تو نہ خدا پر کوئی الزام، نہ محمد رسول اللہ پر کہ گویا انہوں نے سکھانے میں کمی کر دی تھی پھر جو سیکھے گا تو اسی کے فائدے میں ہوگا اور جو اندھا بن جائے گا تو اس کا اندھا پن اسی کے خلاف استعمال ہوگا۔ "**و ما انا علیکم بحفیظ**" حضرت محمد رسول اللہ کے کلام کی صورت میں خدا کا کلام نازل ہو رہا ہے۔ اچانک حضرت محمد رسول اللہ مخاطب ہیں اور کہتے ہیں یہ سب کچھ ہے لیکن میں حفیظ نہیں ہوں تم پر، جو سکھانے کا حق تھا وہ ادا کر دیا لیکن حفیظ صرف خدا ہے اس کی حفاظت میں آؤ گے تو تم ان تمام باتوں سے استفادہ کر سکو گے جو میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔ اگر خدا کی حفاظت سے باہر نکلو گے تو یہ باتیں تمہارے کسی کام نہیں آئیں گی۔ "**و کذالک نصرف الایٰت**" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس طرح ہم آیات کو ادل بدل کر مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں اور بیان کرتے چلے جاتے ہیں "**ولیقولوا**" تاکہ وہ کہیں "**درست**" اے محمدؐ! تو نے سیکھنے کا حق ادا کر دیا، کمال درجے کا سیکھا ہے۔ اب یہ بھی تصریف الآیات کی ایک عظیم الشان مثال ہے۔ ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا کلام ہے خدا کی طرف سے جو نازل ہوا لیکن آنحضرتؐ کی طرف سے اللہ مخاطب ہو رہا ہے سب کو اور اب "**کذالک نصرف الایٰت**" اللہ اپنے ہاتھ میں ضمیر کو لے لیتا ہے کلام کی باگ ڈور براہ راست سنبھالتا ہے۔ فرماتا ہے اسی طرح "**نصرف الایٰت**" ہم آیت کو اولتے بدلتے ہیں "**ولیقولوا درست**" اور مقصد یہ ہے کہ بےاختیار ان کے دلوں سے آوازیں اٹھیں کہ اے محمدؐ تو نے سیکھنے کا حق ادا کر دیا ایسا پڑھا ہے کہ کمال کر دیا "**و لنبینه لقوم یعلمون**" اور تاکہ اس مضمون کو اہل علم پر ایسا کھول دیں کہ اس کے ہر پہلو کو اس پر روشن کر دیں۔ "**اتبع مآ اوحی الیک من ربک**" جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل کیا جاتا ہے اسی کی پیروی کر "**لآ الٰه الا هو**" اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں "**و اعرض عن المشرکین**" اور جو شرک کرنے والے ہیں وہ خدا کے سوا اپنی امنگوں یا دنیا کی حکومتوں اور طاقتوں کو اپنا خدا بنا بیٹھے ہیں ان سے اعراض کر ان سے مونہہ پھیر لے۔

اسی مضمون کے تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے آخری خطبہ میں جو حجۃ الوداع کا خطبہ کہلاتا ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ ایک لاکھ کا مجمع یا شاید اس سے بھی زیادہ تھے جو اس آخری خطبے میں آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے سامنے حاضر تھے یہ آخری حج تھا جو آپؐ نے ادا فرمایا یہ آخری خطبہ تھا جو آپ نے اپنے عشاق کو دیکھتے ہوئے ان کے سامنے بیان کیا اور اللہ کے حضور دراصل ایک حجت تھی، ان پر حجت تھی جو پوری کر رہے تھے اور خدا کے حضور یہ عرض کر رہے تھے اے خدا یہ سب گواہ ہیں جو کچھ تو نے مجھے کہا تھا میں نے سب کچھ بیان کر دیا ایک ذرہ بھی کمی نہیں آنے دی۔ فرمایا، اے لوگو! عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے۔ اے لوگو! عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے وہ تم سے پوچھے گا کہ تم نے کیسے عمل کئے دیکھو میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑاتے پھرو۔ اور آگاہ رہو تم میں سے جو یہاں موجود ہے ان لوگوں کو پیغام پہنچادیں جو کہ موجود نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جس کو وہ پیغام پہنچایا جائے وہ سننے والے سے زیادہ سمجھ دار ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا ہے، کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا ہے۔ کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا ہے۔ صحابہؓ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-478 6464 : 081 553 3611

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے میرے اللہ گواہ رہ کہ جس کام کی خاطر تو نے مجھے بھیجا تھا میں نے اس کا تمام حق ادا کردیا ہے۔ یہ ایک لاکھ کا مجمع گواہ ہے، یہ بلند آواز سے اس بات کی شہادت دے رہا ہے کہ جو کام تو نے میرے سپرد کئے تھے وہ تمام تر پورے کر دیئے اور یہ پیغام پہنچا دیا۔

اخلاق حسنہ سے آپ بڑے بڑے علماء اور اہل علم و فضل کے مونہہ بند نہیں کر سکتے مگر انکے کردار تبدیل کرسکتے ہیں۔

یہ آخری خطبہ تھا حجۃ الوداع کا جس میں شریعت کی تکمیل کا یہ منظر حیرت انگیز ہے یعنی شریعت صرف مکمل نہیں ہوئی بلکہ وہ کامل رسول جس نے شریعت کو بنی نوع انسان تک پہنچانا تھا اس نے ایک لاکھ کے مجمع میں ان سے یہ گواہی لی اور خدا کے حضور اس گواہی کو پیش کیا کہ اے خدا میں اپنا حق ادا کرچکا ہوں اور یہی دراصل اس بات کی علامت تھی کہ آپؐ رخصت ہونے والے ہیں، واپس اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملنے والے ہیں۔ کئی صحابہ تھے جن کا ذہن اس طرف گیا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے یہ ہمارے رسول کی جدائی کا خطبہ ہے شاید اس کے بعد ہمیں آپؐ کو دیکھنا نصیب نہ ہو۔ چنانچہ اگلے حج سے پہلے پہلے اس خطبہ وداع کے بعد آپؐ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ہمیں یہ راز سمجھائے اور خوب کھول کھول کر ہمارے سامنے یہ باتیں بیان فرمائیں اور سب سے اہم اور قیمتی راز یہ ہمیں بتایا کہ یہ سب کچھ جو عمل کی طاقت ہے اچھی باتیں سننا اور پھر ان پر عمل کرنا یہ اللہ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس لئے جتنا چاہو تم زور مارو، جتنا چاہوں میں تمہیں سمجھاؤں میں تم پر یہ بات خوب کھول دینا چاہتا ہوں کہ توفیق اسی کو ملے گی جس پر خدا کا فضل نازل ہوگا اور توفیق آسمان ہی سے اترا کرتی ہے۔

اب لمبا عرصہ ہوگیا میں جماعت احمدیہ کو اخلاق حسنہ سے متعلق اپنے خطبات میں نصیحت کرتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں کہ کس طرح ہمارا سفر گھروں سے شروع ہوگا۔ **جب تک ہمارے گھروں میں اخلاق حسنہ کے نمونے جاری نہ ہوں، جب تک خاوند اور بیوی کے درمیان، باپ اور بیٹی اور باپ اور بیٹوں کے درمیان، ماں اور بیٹیوں اور ماں اور بیٹوں کے درمیان ایک جنت کا سا معاشرہ قائم نہ ہو اور اخلاق حسنہ کے پاک نمونے گھروں میں جاری نہ ہوں اس وقت تک یہ دعویٰ کہ ہم دنیا کو تبدیل کر دیں گے محض ایک جنت الحمقاء میں بسنے والی بات ہے۔** یعنی احمق بھی تو ایک جنت بنا لیا کرتے ہیں وہ ان جنتوں میں جا بستے ہیں لیکن حقیقت میں وہ جنتیں اور ہیں جن میں ان لوگوں کی رسائی ہوگی جو صاحب عقل ہیں احمق کو وہاں تک کوئی رسائی نہیں۔

پس یاد رکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی طرح دراست کے حق ادا کئے اور ہمیں خوب کھول کھول کے سمجھا دیا۔ چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس دور کا انقلاب اخلاق حسنہ سے وابستہ ہے کیونکہ مجھے کامل یقین ہے کہ دنیا کو آج سب سے زیادہ اخلاق کی پیاس ہے۔ دلائل کی دنیا میں تو ہر انسان یہ طاقت ہی نہیں رکھتا کہ بڑے بڑے اہل علم اور اہل فضل پر غالب آسکے۔ اگر وہ سچا بھی ہو تو دنیا بہت چالاک ہے اور دنیا ظاہری علوم میں اتنی ترقی کرچکی ہے کہ ایک عام سادہ لوح انسان کے لئے اور ایک مخلص احمدی کے لئے جس نے بات بھی دنیا کے برعکس کرنی ہو کیسے ممکن ہے کہ وہ ان لوگوں کو سمجھا کر ان کو مغلوب کر سکے۔ لیکن ایک چیز ہے جو دنیا کے پاس نہیں وہ اخلاق حسنہ ہیں۔ ایک چیز ہے جس کی پیاس دنیا میں بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ پس آج اخلاق حسنہ سے آپ بڑے بڑے علماء اور اہل علم و فضل کے مونہہ بند نہیں کر سکتے مگر ان کے کردار تبدیل کر سکتے ہیں کیونکہ اخلاق حسنہ میں ایک حیرت انگیز انقلابی طاقت ہوا کرتی ہے۔

وہ لوگ جو اخلاق حسنہ سے آراستہ ہو کر دنیا میں پھرتے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ روشن ہوتے ہیں جیسے جگنو کی دم چمکتی ہے۔ اندھیری رات میں جگنو کی دم بھی تو چمکا کرتی ہے مگر چھوٹی سی روشنی ہے جو دوسرے جگنوؤں کو اس کی طرف کھینچ لاتی ہے کچھ کیڑے مکوڑے ان سے راہ پا جاتے ہیں مگر مومن کا نور تو اس کے آگے بھاگتا ہے اس کے دائیں طرف آگے بڑھتا ہے اور مومن کا نور دور دور تک لوگوں کے لئے ماحول کو روشن کر دیتا ہے۔ یہ نور اخلاق فاضلہ کا نور ہے، اخلاق حسنہ کا نور ہے، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی سنت کو اپنانے کا نور ہے اس کو اپنی عادات میں داخل کرلیں اس نور سے آراستہ ہو جائیں تو آپ از خود چمکنے لگیں گے۔ آپ کی غربت، آپ کے پھٹے پرانے کپڑے، آپ کی سادگی آپ کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ چیزیں ہیں جو اللہ کے نور کو روکا نہیں کرتیں بلکہ بسا اوقات بڑھانے کا موجب بن جاتی ہیں۔

کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ ایک غریب انسان جو سادہ پھٹے ہوئے کپڑوں میں ہو اس کا جسم مجسم نور بن جاتا ہے اور اس کا نور خدا کے فضل اور رحمت کو اپنی طرف اس طاقت کے ساتھ کھینچتا ہے یا یوں کہنا چاہئے کہ اللہ کا فضل اور رحمت اس پر اس حیرت انگیز شفقت کے ساتھ برستے ہیں کہ وہ شخص جو پھٹے پرانے، سادہ کپڑوں میں ملبوس ہو بسا اوقات اس کی باتیں خدا کی باتیں بن جاتی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "الا رب اشعث اغبر" خبردار ایسے بھی غریب ہیں پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس، پراگندہ بال ان کے سروں پر خاک پڑی ہوتی ہے "لو اقسم علی اللّٰہ لا برہ" اگر وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں کہ ایسا ضرور ہوگا تو ضرور ایسا ہو کر رہتا ہے۔ یہ وہ نورانی وجود ہیں جن کی خاک، جن کے کپڑوں کی بدحالی، جن کے سر کے بالوں کا بکھرا ہوا ہونا اور ان میں خاک پڑے ہونا ان کے نور کی طاقت کو روک نہیں سکتے کیونکہ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایسے غریب اور فقیر لوگ جب کہہ دیتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ یونہی ہوگا تو ویسا ہی ہوتا ہے کیونکہ اللہ کی تقدیر ان کی آواز کے ساتھ چلتی ہے۔ یہ وہ تبدیلی کرنے والے لوگ ہیں جو دنیا میں انقلاب برپا کیا کرتے ہیں۔ نہ اچھے کپڑے آپ کے کام آئیں گے، نہ خوبصورت گھر، نہ اعلیٰ درجے کی موٹریں ان پہلوؤں سے تو دنیا آپ سے بہت زیادہ آگے نکل چکی ہے۔ ایک ایک ایسا دنیا میں امیر آدمی ہے کہ جس کی دولت تمام دنیا کی جماعت کی دولت کے برابر یا اس سے بھی شاید بڑھ کر ہو تو روپے پیسے میں، ظاہری چمک دمک میں، اپنے کپڑوں کے حسن میں، اپنے مکانوں کی آرائش میں آپ اگر فخر کرتے ہیں تو ایک بے کار فخر ہے ان چیزوں میں کوئی طاقت نہیں، کوئی ان کو دیکھ کر آپ کے پیچھے نہیں چلے گا۔ **مگر غربت میں خدا ترسی، غربت میں خدا کے اخلاق کو اپنانا، اس کی صفات حسنہ کو اپنے وجود میں جاری کر لینا صرف یہ ایک طاقت ہے جو جماعت احمدیہ کو نصیب ہو رہی ہے اور بڑھ رہی ہے اور اسی کی طرف میں آپ کو بلاتا ہوں۔ اس طاقت کی پرورش کریں، اسے اور بڑھائیں۔** جتنا یہ اخلاق حسنہ کی طاقت اونچی ہوگی اتنا ہی جماعت احمدیہ کی سربلندی ہوگی۔ اتنا ہی گرد و پیش کے بڑے بڑے سرکش لوگ بھی آپ کے اخلاق حسنہ کی طاقت کے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہوتے چلے جائیں گے اور اس بات کی گواہی ہر طرف سے مل رہی ہے کہ یہی ہوتا ہے اور یہی ہو رہا ہے اور یہی ہوگا۔ بسا اوقات آنے والے جو بیعت کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کس چیز نے آپ کو آمادہ کیا تو کسی احمدی کا نام لیتے ہیں یا اس کے ساتھ آئے ہوں تو اشارہ کرتے ہیں اس کے خلق حسن نے ہمیں آمادہ کیا ورنہ دلیل کی بات نہیں تھی۔ یہ ہم میں رہتے ہوئے اجنبی تھا ہمارے ماحول میں ایک مختلف قسم کی چیز تھی جس نے توجہ کو کھینچا ہے اور اس کے اخلاق نے ہمارے دلوں میں یقین پیدا کیا یعنی اپنے متعلق کہتا ہے میرے دل میں یقین پیدا کیا کہ یہ غلط انسان نہیں ہے یہ مختلف اور اجنبی اور دلکش وجود ہے۔ اور جب اس ماحول میں اس رجحان کے ساتھ اس لٹریچر کا مطالعہ کیا جو اس احمدی نے دیا تو دل تو پہلے ہی آمادہ تھا دل کے دروازے تو پہلے ہی کھول دیئے گئے تھے اس نے ہر بات پر "امنا و صدقنا" کہا کیونکہ جب اس شخص سے پیار ہو جائے جس کے اخلاق متاثر کرتے ہیں تو اس کی باتوں کے خلاف دل میں کوئی رد عمل نہیں ہوتا اور پھر تبلیغ کام آتی ہے، پھر مونہہ کے لفظ میں بھی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

پس آج ہم نے اس دور میں جس دور میں احمدیت داخل ہوئی ہے سب سے زیادہ اخلاق حسنہ کی حفاظت کرنی ہے سب سے زیادہ اخلاق حسنہ کو اپنا کر اس طاقتور ہتھیار کے ذریعے دنیا پر غالب آنا ہے۔ اور آپ یقین جانیں کہ دنیا کی بڑی سے بڑی قومیں بھی اس ہتھیار کا دفاع نہیں جانتیں کیونکہ وہ اس ہتھیار سے خالی ہیں۔ ان کو علم ہی نہیں کہ اخلاق حسنہ ہوتے کیا ہیں۔ ظاہری خلق کے لحاظ سے آپ کو بہت اچھے اچھے لوگ ملیں گے مگر ظاہری اخلاق جو CIVILIZATION کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے اس کے اندر کوئی بقا نہیں۔ جب اس کے مفادات سے دوسرے کے مفادات ٹکراتے ہیں تو وہ خلق محض ایک فلم سی دکھائی دیتا ہے، جھلی سی جو اس کے وجود پر تھی اور فوراً پھٹ جاتی ہے۔ بڑی بڑی معزز قومیں ہیں، بڑی بڑی مہذب قومیں ہیں جن کے مفادات جب کسی غریب قوم سے بھی ٹکرائیں تو ساری اخلاقیات کی جھلی پھٹ کر پارہ پارہ ہو جاتی ہے اندر سے ایک وحشی درندہ نکلتا ہے اس کے ناخن جو پہلے اندر چھپے ہوئے تھے انگلیوں کے اندر دبے ہوئے تھے وہ باہر نکل آتے ہیں، اس بھیڑیئے کی طرح جو ایک کہانی میں ایک بچے کی نانی بن کر بیٹھا ہوا تھا اور جب وہ اس کے قابو آیا تو پھر اس کے ناخن باہر نکلے پھر اس کے دانت باہر نکلے اور اس کی اصلیت تب ظاہر ہوئی۔ پس جن اخلاق حسنہ سے آپ متاثر ہیں جو خدا کے بغیر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ پر ایمان کے بغیر بھی دنیا کو ہلکے پھلکے سے اخلاق میسر ضرور آتے ہیں لیکن جب بھی ان کے طبعی نفسی تقاضوں سے ان اخلاق کا ٹکراؤ ہو تو ان کے اخلاق پارہ پارہ ہو کر بکھر جاتے ہیں غریب قومیں جن کے اندر خون کا قطرہ بھی باقی نہیں ان کے خون کو بھی چوسنے کے لئے وہ اسی طرح دانت تیز کرتے ہیں جیسے امیر قوموں سے دولتیں لوٹنے کے لئے تیز کرتے ہیں۔ اب افریقہ کا کیا حال ہے کئی جگہ افریقہ کے ممالک کا یہ حال ہوچکا ہے کہ جیسے انیمیا کی آخری صورت ہو اس کے بعد ان کو خود خون کے ٹیکے دے کر

SATELLITE WAREHOUSE

MTV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

ان کو زندہ کرنا پڑتا ہے تاکہ یہ زندہ ہوں تو پھر ہم دوبارہ اس کمائی سے جو یہ خود کرے اپنا خون واپس لیں اور اس سے بھی زیادہ سود در سود واپس لیں۔ یہ اخلاق حسنہ ہیں؟۔ یہ ہرگز اخلاق حسنہ نہیں۔ قرآن کریم کی تعریف کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو خدا نے جو تعلیم بخشی جس خلق کا آپؐ نمونہ بنے اس کے متعلق تفصیلی گفتگو کا تو وقت نہیں مگر یاد رکھیں اس کا مرکزی نقطہ یہ ہے "و لا تمنن تستکثر" کبھی کسی پہ احسان نہ کر اس نیت کے ساتھ کہ تو اس سے کچھ زیادہ لے گا، اس کے بدلے تجھے فائدہ پہنچے گا۔

آج ہم نے اس دور میں جس دور میں احمدیت داخل ہوئی ہے سب سے زیادہ اخلاق حسنہ کی حفاظت کرنی ہے۔ سب سے زیادہ اخلاق حسنہ کو اپنا کر اس طاقتور ہتھیار کے ذریعہ دنیا پر غالب آنا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے اخلاق کا اگر کوئی خلاصہ ہو سکتا ہے تو یہ ہے کہ آپؐ کا دینے کا ہاتھ ہمیشہ اوپر رہا ہے۔ کبھی اس نیت سے ایک ذرہ بھی آپؐ نے کسی پر احسان نہیں فرمایا کہ یہ بعد میں میرے کام آ جائے گا، ہو سکتا ہے کسی وقت اس کی ضرورت پڑ جائے یا ہو سکتا ہے یہ امیر ہو جائے تو میں اس کی دولت سے فائدہ اٹھاؤں، یہ سب جاہلانہ باتیں ہیں۔ قرآن کریم نے جو اخلاق کی تعریف فرمائی ہے اس میں ایک یہ نکتہ، اور اور بھی بہت سے ہیں وہ اخلاق فاضلہ کو جو حقیقی اخلاق ہیں جو اللہ سے وابستہ ہیں جو صرف ایمان والوں کو نصیب ہوتے ہیں ان کو دنیا کے اخلاق سے اس طرح ممتاز کر دیتے ہیں کہ دونوں مختلف وجود بن جاتے ہیں ان کی نوع بدل جاتی ہے دنیا کے اخلاق ان اخلاق حسنہ کے مقابل پر جو قرآن سکھاتا ہے جو محمدؐ رسول اللہ کو عطا ہوئے، کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے گویا وہ اخلاق ہی نہیں ہیں۔ وہی مثال ان پر آتی ہے کہ:

رات محفل میں تیرے حسن کے شعلے کے حضور
شمع کے مونہہ پہ جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا

یہ اگر حقیقت میں شعر کسی ذات پر صادق آتا ہے تو حضرت محمدؐ رسول اللہ کے چہرے پر صادق آتا ہے۔ وہ اخلاق حسنہ جو آپؐ سے وجود میں آئے، آپؐ سے ظاہر ہوئے خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ ان اخلاق کو دیکھ کر دنیا کے اخلاق کے چہرے کو دیکھیں تو کہیں نور دکھائی نہیں دے گا۔ تمام نور کا مجمع، تمام نور جس پر مرتکز ہوگیا جو منبع بھی بنا جس سے نور پھوٹا اور پھر اسی میں نور مرکوز ہوگیا وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا حسن ہے پس اس طرف توجہ کریں۔

ایک ہی وجود ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا "انک لعلیٰ خلق عظیم" اے محمدؐ تیرا قدم اخلاق کی چوٹی پر واقع ہے۔ تو منزل بہ منزل اخلاق میں نہیں بڑھ رہا اخلاق تیرے قدموں کے نیچے ہے۔ یہ ویسا ہی محاورہ ہے جیسے جنت ماں کے قدموں میں نیچے ہے۔ اگر تم نے اخلاق سیکھنے ہیں تو محمدؐ رسول اللہ کے قدم چومو کیونکہ وہیں سے تمہیں اخلاق ملیں گے۔ اخلاق کی ہر بلند سے بلند چوٹی آپؐ نے سر کر لی ہے اور اس چوٹی پر آپؐ فائز ہیں۔ پس یہ وہ اخلاق ہیں جن کی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے زبان خاموش سے بھی دی اور قرآن نے اس زبان خاموش کی بات خوب کھول کر آپ تک پہنچائی۔ وہ باتیں جو حضرت محمدؐ رسول اللہ کے انکسار کی وجہ سے آپؐ کی فطرت میں مخفی حسن کے طور پر تھیں قرآن نے اسے خوب کھول دیا، تصریف آیات کی، ایک پہلو بھی ایسا نہیں رکھا جو دنیا پر روشن نہ کر دیا گیا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "جب تک خدا کسی کے دل کے دروازے نہ کھولے کوئی کچھ نہیں کر سکتا، دلوں کے دروازے کھولنا خدا تعالیٰ کا کام ہے جب انسان کے اچھے دن آتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو انسان کی دوستی اور بہتری منظور ہوتی ہے تو خدا انسان کے دل میں ہی ایک واعظ کھڑا کر دیتا ہے۔" کیسی گہری عرفان کی بات ہے۔ جب تک دل میں خدا واعظ نہ کھڑا کرے اس وقت تک بیرونی بات انسان پر کچھ بھی اثر نہیں کر سکتی۔ اثر کرتی ہے تو نفس کی آواز بن کر اثر کرتی ہے۔ یہ ایک ایسا فطرت کا گہرا راز ہے جسے لوگ کم سمجھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ باہر کی بات نے ہم پر اثر کیا، باہر کی بات جب تک نفس کے اندر سے ایک ہم نوا نہ پیدا کردے اس آواز کی تائید میں دل نہ بول اٹھے اس وقت تک بیرونی آواز کوئی بھی اثر نہیں کر سکتی جیسا کہ غالب نے کہا ہے کہ

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

اس مقام تک پہنچانا انبیاء کا کام ہے اور انبیاء کے غلاموں کا کام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھو کیسے راز کی بات بیان فرمائی جب تک تمہارے دل میں کوئی بات ایک واعظ نہ اٹھا دے، تمہارے دل کے اندر سے ایک نصیحت کرنے والا نہ اٹھ کھڑا ہو اس وقت تک تمہیں بیرونی بات کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی اور کیسے پیارے انداز میں بیان فرمایا "جب انسان کے اچھے دن آتے ہیں" دل عش عش کر اٹھتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کو پڑھتے ہوئے کیسا پیارا فقرہ ہے "جب انسان کے اچھے دن آتے ہیں" تو کیوں نہ اپنے اچھے دنوں کے لئے دعا کرو کیوں نہ خدا سے التجا کرو کہ ہمارے دن پھیر دے اور ہمارا دل بے اختیار کہہ اٹھے کہ ہمارے اچھے دن آ گئے بہار کا سماں پیدا ہو تو پھر کونپلیں ضرور پھوٹیں گی پھر اندر کا واعظ ضرور بیدار ہوگا۔

فرماتے ہیں "اور جب تک خود انسان کے اندر یہ واعظ پیدا نہ ہو تب تک بیرونی واعظوں کا اس پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔" وہی بات ہے جو اللہ کا احسان ہے کہ میں آپ کے سامنے پہلے بھی پیش کرتا رہا ہوں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں سن کر تو اس کا لطف ہی اور ہے کیسے دلکش، کیسے حسین، کیسے گہرے سچے انداز سے آپ نے بیان فرمایا تب تک بیرونی واعظوں کا اس پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا جب تک اس کے اندر سے ایک واعظ نہ پیدا ہو "مگر وہ کام خدا کا ہے ہمارا کام نہیں۔ ہمارا کام صرف بات کا پہنچا دینا ہے تصرف خدا کا کام ہے **کذالک نصرف الایٰت**" دیکھیں اس قرآن کے گہرے فلسفے کے ساتھ کس طرح آپ کا کلام وابستہ ہے ساتھ ساتھ چل رہا ہے کوئی ایک بات بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسی نہیں فرماتے جس کی بنیاد حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی نصائح اور نیک عمل میں نہ ہو اور قرآن کی آیات کے تابع اس کے سائے میں وہ بات نہ آگے بڑھتی ہو ہر بات کی کوئی نہ کوئی بنیاد آپ کو لازماً قرآن میں ملے گی۔

فرماتے ہیں "تصرف خدا کا کام ہے ہم اپنی طرف سے بات کو پہنچا دینا چاہتے ہیں ایسا نہ ہو کہ ہم پوچھے جاویں" اور بات پہنچانے میں کتنی ذمہ داری ہے اور کتنا خدا کا خوف ہے۔ "ایسا نہ ہو کہ ہم پوچھے جاویں کہ کیوں اچھی طرح سے نہیں بتایا اسی واسطے ہم نے زبانی بھی لوگوں کو سنایا ہے تحریری بھی اس کام کو پورا کردیا ہے" **سبحان اللّٰہ و بحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم** واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی حضرت محمد رسول اللہ سے سیکھنے اور سکھانے کے خوب رنگ سیکھے اور جو حق تھا وہ خوب پورا کر دیا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں ہیں"۔ اگر یہ وہم ہو کہ بڑے بڑے کھلاڑی، بڑے بڑے باکسنگ کرنے والے، بڑے بڑے کشتیاں لڑنے والے جماعت میں آئیں گے تو جماعت کی عزت افزائی کا موجب بنیں گے تو فرماتے ہیں اس وہم کو دل سے نکال دو ہمیں ان پہلوانوں کی ضرورت نہیں ہے "بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں"۔ اب دیکھیں فقرے کتنے سچے، کتنے محتاط ہیں یہ نہیں فرمایا جو عظیم اخلاق والے آ جائیں، عظیم اخلاق والے بنیں گے کیسے، فرمایا جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں، آپ سارے، میں، آپ، ہم سب اس میں داخل ہو گئے ہیں۔ ساری جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنا امام مان بیٹھی ہے کہ خدا کا مقرر کردہ امام ہے ایک بھی نہیں جو اس کلام سے باہر رہ جائے ورنہ اگر آپ یہ فرماتے کہ عظیم اخلاق حسنہ والے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی متابعت میں کامل اخلاق کے رنگ اختیار کرنے والے چاہئیں تو ہم میں سے بھاری اکثریت ایسی ہوتی جو سمجھتی کہ ہم مخاطب ہی نہیں ہم کہاں اور یہ ایسے اخلاق والے کہاں۔ اور بہت سے جو اپنے آپ کو سمجھتے وہ بےوقوف ہوتے۔ ان کو محض وہم ہوتا کہ وہ صاحب اخلاق ہیں اور ان کا تکبر ان کو اس جماعت میں داخل ہوتا ہوا دکھاتا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام دیکھو کس طرح ایک فیض عام بن گیا ہے۔ ہر احمدی چھوٹا بڑا، مرد عورت، بچہ سب اس میں داخل ہوگئے۔ فرمایا ہمیں کوشش کرنے والے چاہئیں تو کوشش تو شروع کریں۔ اور وہ کوشش کیسے شروع کی جائے اس کے گر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں خوب کھول کھول کر سمجھاتے ہیں "یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں، نہیں۔ اصل بہادر وہی ہے جو تبدیلی اخلاق پر مقدرت پاوے"۔ کوشش کرے اور پھر چھوڑے نہیں یہاں تک کہ اس کی طاقت بڑھ جائے یہاں تک کہ وہ اس بات کا اختیار حاصل کرلے خدا تعالیٰ سے کہ اپنے اخلاق کو تبدیل کر دکھاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور موقع پر فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
Hauptfiliale

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893

Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔" پہلے حوالے کے بعد اب جو یہ حوالہ پڑھ رہا ہوں اس مقصد کی خاطر، آپ کو سمجھانے کے لئے کہ آپ اگر کوشش کریں گے تو ضرور کامیاب ہوگی۔ کیونکہ یہ کوشش ہواؤں کے رخ کی کوشش ہوگی اگر ہوا کے رخ کے مقابل پر آپ دوڑ لگانے کی کوشش کریں تو بسااوقات آپ کی کوشش ناکام ہو جائے گی۔ بعض دفعہ مخالف ہوا کے جھونکے تو انسان کو اٹھا کر پیچھے کی طرف دھکیل دیتے ہیں ایسے سائیکل چلانے والے آندھیوں میں جو سائیکل چلاتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ پورے زور سے آگے بڑھ رہے ہیں سائیکل دھکیل کے پیچھے جا پڑتا ہے مجھے بھی خود اس کا تجربہ ہوچکا ہے بعض دفعہ بسوں کو آندھیوں کی تیزی روک کر پیچھے کی طرف دھکیل دیتی ہے۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا چاہتا ہے۔ آسمان سے ہوائیں چل پڑی ہیں کہ تمہیں اخلاق حسنہ عطا کریں۔ اب تم کس تردد میں مبتلا ہو اب کیوں رکتے ہو۔ کوشش کرو اور یقین رکھو کہ تمہاری کوششیں ان آسمانی ہواؤں کے رخ پر چلنے کے نتیجے میں کامیاب ہوں گی جن کو چلانے کا خدا نے فیصلہ فرما لیا ہے۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جاوے۔"

پس ایسے لوگ لازماً جدا ہو جاتے ہیں اگر غالب ماحول ان کے مزاج کے مخالف ہو وہ زیادہ دیر ساتھ چل نہیں سکتے۔ اکثر اس دور میں، فتنوں کے دور میں جو مرتد ہوئے ہیں وہ تمام تر وہی لوگ تھے جو جماعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی خاطر قربانیوں کی راہوں میں چل سکتے ہی نہیں تھے، پہلے ان کے پردے ڈھکے ہوئے تھے کیونکہ کوئی ابتلا نہیں تھا، کوئی آزمائش نہیں تھی۔ وہ سمجھتے تھے جماعت کا ممبر بننے سے ہمیں فائدے ہی ہیں لیکن جہاں مخالفت کی آندھیاں چلی ہیں ان کا کوئی نام و نشان بھی باقی نہیں رہا جڑوں سے اکھیڑے گئے۔ وہی ثابت قدم رہے جن کے اندر ایمان کی جڑیں مضبوط تھیں اور گہری تھیں جو کلمہ طیبہ کی طرح ایک شجر کی صورت تھے کہ جڑیں زمین میں پیوستہ اور شاخیں آسمان میں خدا سے باتیں کرتی تھیں۔

پس آج کے دور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی جماعت سے ان لوگوں کا نکلنا جن کے نکلنے کی مسیح موعودؑ نے تمنا فرمائی ہے آپ کے اخلاق حسنہ کے نتیجے میں ہوگا۔ اگر جماعت کے رنگ بدل جائیں ساری جماعت اعلیٰ اخلاق پر قائم ہو جائے تو یہ چند بدکردار اور بدخلق لوگ ایسی جماعت میں رہ ہی نہیں سکتے۔ ان کے مزاج اور ہوں گے، ان کا ماحول بدل چکا ہوگا۔ لیکن اگر آپ ان کو اپنے اندر پناہ دیں اگر بدتمیز اور بدخلق انسان کو جو اپنی بیوی سے جھگڑتا ہے جو اپنے بچوں پر ظلم کرتا ہے آپ اگر پیار کی نظر نہیں ڈالتے تو اس کو قبول کی نظر سے دیکھیں باہر آئے تو آپ کی سوسائٹی میں اسی طرح کھلے بانہوں سے اس کا استقبال ہو جیسے ایک صاحب خلق کا ہوتا ہے تو یاد رکھیں آپ نے اس کو پناہ دے رکھی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرما رہے ہیں اپنی پناہیں ایسے لوگوں سے اٹھالو، ان کو نکلنے دو، ان کے لئے اپنے اندر رہنے کی گنجائش ہی نہ چھوڑو۔

پس اپنے اعلیٰ اخلاق کو اتنا ترقی دو کہ بدخلق اجنبی دکھائی دینے لگیں۔ ایک وہ وقت تھا کہ جب آپ اجنبی تھے یعنی اس سوسائٹی میں جو بدکردار ہوچکی ہے۔ اب ایسے غالب آ جاؤ اپنے خلق حسنہ میں کہ بدکردار لوگ اجنبی دکھائی دینے لگیں اور وہ تمہارے وطن کو چھوڑ کر اپنے نئے وطنوں کی طرف روانہ ہوں۔ ہجرت بعض دفعہ دو طرفہ رخ رکھتی ہے پہلے انسان خدا کی خاطر گندے لوگوں سے ہجرت کرکے خدا کی جانب بڑھتا ہے پھر اس کے گرد ایک شہر آباد ہونے لگتا ہے جس کی طرف سب اچھے لوگ کھچے چلے آتے ہیں۔

دیکھو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰة والسلام کی ہجرت نے کیا ثابت کیا بعینہ یہی تو بات تھی۔ اپنے وطن، اپنی قوم، اپنی دنیاوی عظمتوں اور جائیداد اور مال و منال کو سب کچھ ترک کرکے آپؑ ہجرت کرتے ہوئے ایک لق و دق صحرا میں آپہنچے اور اپنے موعود بیٹے کو اور اس کی ماں کو وہاں آباد کر دیا۔ اب دیکھو تمام دنیا سے دور دور سے کس طرح لوگ اس شہر کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔ وہ آماجگاہ ہوگیا ہے نیکیوں کی کیونکہ حج میں یہ لازم ہے کہ اپنے بدی کے کپڑے اتار پھینکو اور ایک سادہ غریبانہ چادر میں ملبوس ہو جاؤ جو بےداغ چادر ہو یہ تمہیں سمجھانے کی خاطر کہ اللہ کو ایسی ہجرتیں قبول ہیں۔ تو ایک مہاجر نے دیکھو کیسی ہجرتیں پیدا کردیں۔ کتنے ہزار سال پہلے کی بات ہے اور آج تک خانہ کعبہ کی طرف ساری دنیا سے لوگ کشاں کشاں کھچے چلے آتے ہیں، وہی رنگ لیتے ہوئے وہی رنگ اپناتے ہوئے۔

اب یہ اللہ کی طرف سے نصیب کی بات ہے۔ انہیں مقام ابراہیم نصیب ہوتا ہے یا نہیں یہ ان کی نیتوں کا حال جانے مگر خدا کے حضور اس طرح حاضر ہونے والے کا کوئی نمونہ دنیا میں آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گا۔ ظاہری طور پر اپنی بدیوں کو چھوڑتے ہوئے آتے ہیں اگر واپس بدیوں کی طرف لوٹ جائیں تو ان کا نصیبہ۔ مگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے حضرت ابراہیمؑ کے اس شہر کو از سر نو آباد کیا ہے اور وہ رونقیں بخشی ہیں جو رونقیں اس شہر کو چھوڑ چکی تھیں۔ پس یہ ہجرتیں ہیں۔ ایک نیکیوں کی ہجرت ہے اور ایک بدیوں کی ہجرت ہے، ایک موقع ایسا بھی آیا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے وہ ساری نیکیاں جو ابراہیمؑ کی وجہ سے اس شہر میں مجتمع ہو گئی تھیں ایک ایک کرکے روانہ ہوئیں نہ توحید رہی، نہ اخلاق حسنہ، نہ صفات باری تعالیٰ کا کوئی مظہر، سارا مکہ ویران ہوگیا۔

تب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے پہلی ہجرت کی ہے پھر اور یہ ہجرت ابراہیمؑ کی ہجرت سے بہت زیادہ شاندار اور بہت زیادہ بقاء رکھنے والی ہجرت تھی۔ وہ ساری خوبیاں مکے میں لوٹ آئیں، وہ توحید کی آماجگاہ بن گیا۔ ہر حسن وہاں سے پہاڑی چشموں کی طرح پھوٹنے لگا، آب زم زم میں پاکیزگی پیدا ہوگئی اور سچائی کا پانی بن گیا۔ یہ وہ ہجرت ہے جو پھر اپنے عقب میں اور ہجرتیں لے کر آیا کرتی ہے۔ پس آپ کا فرض ہے بداخلاق کے شہر سے ہجرت کر جائیں اور اخلاق حسنہ، اخلاق مصطفوی کی طرف روانہ ہوں اور یقین رکھیں کہ آپ میں سے ہر ایک کی ہجرت اپنے پیچھے فوج در فوج بنی نوع انسان کو کھینچے لئے چلی آئے گی۔ تب یہ نیکیوں کا شہر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوبارہ قائم کیا ہے تب یہ سچا ہمیشگی کا شہر بن جائے گا۔ پھر یہ شہر ایک شہر نہیں رہتا یہ ساری دنیا میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے زمین کے کناروں تک شہرت پاتا ہے۔

پس خدا کرے کہ ہمیں یہ توفیق نصیب ہو کہ ہم ان کھوئے ہوئے اخلاق حسنہ کو جو حضرت محمدؐ رسول اللہ کے ذریعے دنیا میں زندہ کئے گئے تھے ان کو پھر حاصل کر سکیں اپنے وجود کا حصہ بنا لیں اپنے گھر کو چمکائیں۔ جگنو کی طرح اگر تھوڑے سے ماحول کو نہیں تو اپنے قریب رہنے والی بیوی کو تو پتہ چلے کہ آپ کے اندر کوئی نور ہے۔ اپنے گھر میں بسنے والے بچوں اور بچیوں کو تو یہ محسوس ہو کہ ہاں نور کا ایک آسمان سے شعلہ اترا ہے، نور کا ایک کرشمہ ہے جو ہمارے گھر میں پیدا ہوگیا ہے۔ یہ نور اگر گھروں میں نہیں دیکھیں گے اگر گھر اندھیرے اور ویران رہیں گے اگر اپنے ماحول میں آپ بدخلق رہیں گے بدتمیز رہیں گے گالیاں دینے میں جلدی کرنے والے ہوں گے اگر زبان پاک اور صاف نہیں ہوگی اگر بخشش سے ناواقف ہوں گے اگر حوصلہ آپ کے قریب تک نہ پھٹکے تو پھر دنیا کو آپ کیسے تبدیل کریں گے۔

خدا کرے کہ ان حقائق کو ہم دیکھیں آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر، سمجھیں، سوچیں اور کامل یقین کے ساتھ کہ اگر ہم کوشش کریں گے تو آج خدا کی مرضی ہے کہ ہم ایسے ہی بن جائیں ہماری کوششیں ضرور کامیاب ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

با اعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آئیے اور آزمائیے

دانیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں

آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے

عمرہ یا حج

جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو

نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں

پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت

بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۴۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔

اس کے علاوہ

ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon

Daud Travels

Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main

Direkt vor dem, Intercity Hotel

Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190

Tel (069) 23 4563 MOBILE: 0172 946 9294

الفضل کی قلمی معاونت کیجئے

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اسے آپ نے اور ہم سب نے مل کر سنوارنا ہے۔ اسے مزید دلچسپ اور مفید بنانا ہے۔ اور اس کے دائرہ اثر کو وسیع سے وسیع تر کرنا ہے۔ روزمرہ زندگی کے سینکڑوں تجارب، مشاہدات اور معلومات ایسی ہیں جن میں آپ دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کرکے انہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ آپ اپنے ایسے مشاہدات و تجربات اور مختلف واقعات پر اپنے محسوسات و قلبی کیفیات کو تحریر میں ڈھالئے اور ہمیں بھجوائیے۔ ہم انشاء اللہ آپ کی مرسلہ نگارشات کے انتخاب سے الفضل کو سجائیں گے۔

(ادارہ)

بقیہ: صفحہ اول ۔ جلسہ سالانہ قادیان کے تیسرے روز کے اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز خطاب

حضور نے فرمایا کہ آج کے خطاب کا موضوع دعوت الی اللہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے خطاب کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات کریمہ کے مطالب کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہاں شاہد کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے۔ حضور نے "شاہد" کے مختلف معانی کو پیش نظر رکھتے ہوئے بتایا کہ حضور اکرمؐ صرف قوم کے ساتھ ہی نہیں رہے بلکہ سب سے بڑھ کر سب سے آگے تھے۔ پھر ہر حال میں ان پر نگران رہتے تھے اور بڑی باریک نظر سے دیکھتے تھے کہ دعوت الی اللہ کی جو ذمہ داری مجھے سونپی گئی ہے میری قوم بھی ساتھ ساتھ اسی طرح اس راہ پر چلتی ہے یا نہیں۔ پھر آپ گواہ بھی تھے۔ قیامت کے روز آپ ہی نے گواہی دینی ہے جو کمزور عاجز بندوں کی مغفرت کا موجب بنے گی۔ اس روز آپ تمام پہلوں اور پچھلوں پر گواہ ٹھہریں گے۔ اس پہلو سے آپ آج بھی شاہد ہیں جیسے کل بھی شاہد تھے اور کل بھی شاہد رہیں گے جیسے آج شاہد ہیں۔ اس پہلو سے شہادت کے معنے یہ ہیں کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کی توقعات ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنی چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ گواہیاں حقیقت میں اس طرح بھی تبدیل ہو جائیں گی کہ قیامت کے روز امت کی تمام خبریں تفصیل سے آپ کو دی جائیں گی۔ نہ صرف قیامت کے دن بلکہ آپ کی بیان فرمودہ پیش خبریوں کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی آپ کو امت کے سب حالات سے آگاہ فرما دیا تھا اور جن حالات کا آپ کو تفصیلی علم نہیں تھا ان کے متعلق قیامت کے روز تفصیل سے علم دیا جائے گا۔ پس اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے کام کی نگرانی کریں گویا آپ اللہ اور اس کے رسولوں کی نظروں کے سامنے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کی شہادت آپ کے اعمال اور آپ کی سیرت کی شہادت ہے۔ توحید کا قیام محمدؐ رسول اللہ کی شہادت کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ جس وضاحت سے اور جس طرح ہر کمزوری سے پاک ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی صفات پر گواہی دی ہے اور دل کی نظر سے ان کو دیکھ کر اپنی سیرت میں ڈھالا ایسا کوئی وجود اور نہیں ہے، نہ تھا، نہ ہوگا۔ حضور نے احباب جماعت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جہاں جہاں آپ کے وجود کی گواہی محمدؐ رسول اللہ کی گواہی بن جائے گی وہاں وہاں آپ کے وجود کو ایک طاقت مل جائے گی۔ اس پہلو سے دعوت الی اللہ کے مضمون کو سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کی نظروں کے سامنے رہیں۔ یعنی آپ کی سیرت کی نگاہوں کے سامنے رہیں اور اس کے مطابق اپنی سیرت کو بھی سنوارنے کی کوشش کریں اور یاد رکھیں کہ آپؐ اس کے حق میں گواہ ہونگے جس نے زندگی بھر اس کی گواہی کی تصدیق کی اور اس گواہی کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کی۔

حضور نے فرمایا کہ شاہد کے بعد مبشراً و نذیراً کے الفاظ رکھ کر یہ بتایا گیا ہے کہ پہلے نیک اعمال کے ذریعہ ایسا وجود بننے کی کوشش کرو جو غیر معمولی طاقت سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ پھر مبشر بنو اور لوگوں کو بتاؤ کہ ہم تمہیں زندہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ پس زندگی کے پیغمبر بن کر نکلو نہ کہ موت سے ڈرانے والے۔ حضور نے فرمایا کہ موت سے ڈرانے کا بھی ایک مرتبہ و مقام ہے جسے تبلیغ میں ایک اہمیت حاصل ہے لیکن یہ بعد کا مقام ہے۔

حضور نے فرمایا کہ تبشیر کا زندگی سے تعلق ہے۔ اور یہی وہ زندگی ہے جسے حضرت محمدؐ رسول اللہ نے سب بنی نوع انسان کے سامنے پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کہ ہر داعی الی اللہ کے لئے لازم ہے کہ اپنے آپ کو اللہ کی محبت میں فنا کرے اور اس محبت کے نتیجے میں اس کے اندر لازماً پاک شہادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ شہادتیں آسمان سے اترتی ہیں لیکن اس وقت جب آپ کا قول آپ کے فعل کے ہم آہنگ ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ جسے شاہد کہے اس کی سچائی کی بدرجہ کمال گواہی دئے بغیر اسے شاہد کہہ ہی نہیں سکتا اور ناممکن ہے کہ پھر جسے خدا شاہد کہے اس کے حق میں لوگ گواہیاں نہ دیں اور وہ شہادت طاقت کے ساتھ لوگوں کو اپنی طرف نہ کھینچے۔ پس آپ سچے ہو جائیں اور سچے ہونے کے لئے دعائیں بھی کرنی ہونگی۔ سچے ہونے کی توفیق بھی اللہ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں اور پھر سچائی پر قائم ہونے کے بعد اللہ کے فضل سے آپ کے اندر نئی صفات پیدا ہونگی اور پرانی گندی صفات مٹتی چلی جائیں گی۔

حضور نے فرمایا کہ "نذیراً" کا مضمون وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں ضد اور تعصب کا مضمون شروع ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس جگہ آخر پر "سراجاً منیراً" کہہ کر بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کو روشن کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آپ کا فیض عالمی ہے۔

حضور انور نے ان آیات کریمہ کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ "دع اذاھم" کے الفاظ میں یہ بتایا گیا ہے کہ دشمن کی اذیت دعوت الی اللہ کی راہ میں روک نہیں بنی چاہئے اور دشمن کی اذیت کو یہ توفیق نہیں ملے گی کہ وہ مومنوں کو دعوت الی اللہ سے روک سکے۔ حضور نے بتایا کہ کس طرح دنیا بھر میں جماعت کی مخالفت میں زور لگایا جاتا ہے اور سراسر جھوٹا پراپیگنڈہ بڑی کثرت سے کیا جاتا ہے۔ اور مولویوں کے ٹولے احمدیت کی نفرت انگیز تصویر کھینچتے ہیں۔ اس کے باوجود خدا کے فضل سے جماعت پھیل رہی ہے۔ حضور نے بتایا کہ گزشتہ ایک سال میں ہندوستان میں جماعت اس کثرت سے پھیلی ہے کہ اس سے پہلے سو سال میں بھی نہیں پھیلی تھی۔ اب ہم فضائی دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ یہ باتیں آسمان سے اتری ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے واقعات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح جب حج کا زمانہ آتا تو آپ ایک ایک قبیلہ کے پاس پہنچتے اور ہر قبیلے کو اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰؐ کے اخلاق کو اپنا کر آگے بڑھیں، محمد مصطفیٰؐ کی صفات کو لے کر آگے بڑھیں پھر آپ وہ شاہد بنیں گے جسے ہر مخالفت پر لازماً ایک غلبہ دیا جائے گا۔

حضور نے بتایا کہ ہندوستان میں گزشتہ ایک سال میں ایک لاکھ کے لگ بھگ بیعتیں ہوئی ہیں۔ خدا کے فضل کے ساتھ بڑے یقین اور اعتماد کے ساتھ ہندوستان کا احمدی بیدار ہو کر اس راہ پر آگے بڑھ رہا ہے کہ محمدؐ رسول اللہ کے دین کو دنیا پر غالب کر دیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ ۱۰۵ نئی جماعتیں ایک سال میں ہندوستان میں قائم ہوئی ہیں۔ ۲۱۹ مقامات پر پہلی مرتبہ احمدیت کا جھنڈا گاڑا گیا ہے۔ نئے علاقوں میں نفوذ کے لحاظ سے صوبہ پنجاب اول رہا ہے۔ اترپردیش (یو۔پی) میں ۵۹ مقامات پر احمدیت کا جھنڈا لگایا گیا۔ ۳۱ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ان میں سے ۱۷ اپنی بنائی مساجد نمازیوں سمیت ملی ہیں۔

حضور نے بتایا کہ بیعتوں کے لحاظ سے اولیت صوبہ آسام اور بنگال کو حاصل ہے۔ جہاں ۲۷ ہزار بیعتیں ہوئی ہیں۔ یو۔پی، پنجاب، کرناٹک اور ہریانہ میں بھی بیعتیں ہوئی ہیں۔ بعض صوبے کمزور ہیں اور بہت پیچھے ہیں ان میں سے ایک صوبہ بہار ہے۔ اڑیسہ، مہاراشٹر، تامل ناڈو وغیرہ بھی بہت پیچھے ہیں۔ حضور نے اس پر بہت گہرے کرب کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ ان صوبوں کے لئے بھی دعا کریں جو اس بہار کے دور میں بھی خزاں کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ یہ کب اٹھیں گے؟، کب بیدار ہونگے؟، کب بلند پروازی کے خواب بھی دیکھنے لگیں گے؟۔

حضور ایدہ اللہ نے ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے ایمان افروز واقعات سناتے ہوئے فرمایا کہ اے ہندوستان کے احمدیو! جو ان باتوں سے بے خبر ہو، ان چھتوں کو اڑا دو جو اس بارش کی راہ میں حائل ہیں۔ کچھ فیض تم بھی پاؤ اور کچھ فیض اپنی زبانیں باہر نکال کر لو۔ حضور نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ یہ آواز ان کے دلوں میں کچھ نہ کچھ حرکت ضرور پیدا کر سکے گی اگر وہ دعائیں مانگیں، توبہ کریں گے اور نئے عزم کے ساتھ اٹھیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے بعض ایمان افروز واقعات سناتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود آسمان سے وہ انصار بھیج رہا ہے جن کا وعدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو "ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء" کے الفاظ میں دیا گیا تھا۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک روح پرور اقتباس پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ آپ نے اس زمانے کی تقدیر کو ضرور بدلنا ہے اور ضرور بدلیں گے۔ صرف اس کے لئے ضروری شرطیں پوری کریں۔ شاہد اور مبشر و نذیر بنتے ہوئے دنیا کی تقدیریں بدلنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ یہ صدی احمدیت کے لئے وہ عظیم الشان فتوحات لے کر آئے گی جس کے نتیجے میں اگلی صدی خود اس کے آگے جھک کر اس کے قدموں میں جا پڑے گی۔

خطاب کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے قادیان میں جلسہ کے شرکاء کو اپنی جانب سے اور تمام دنیا کے احمدیوں کی طرف سے محبت بھرا سلام اور دعا کا پیغام دیا۔ پھر اہالیان ربوہ کا تذکرہ فرمایا کہ انہوں نے بہت لمبے ہجر کے دور دیکھے۔ حضور نے پاکستان کی مظلوم جماعتوں کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ یہ دور بدلے گا اور صبح آئے گی اور اچانک آئے گی مگر ضرور آئے گی۔ اللہ کرے کہ ہم سارے اس عظیم جشن میں شریک ہوں جس میں احمدیت کی فتوحات کے گیت گائے جائیں گے۔ آخر پر حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

حضور کا یہ خطاب دو گھنٹے جاری رہا۔ دعا کے بعد افریقن احمدیوں نے اپنی زبان میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی مدح میں اپنے مخصوص انداز میں خوبصورت نغمہ کورس کی شکل میں پڑھا۔

احمدیہ مسلم مسجد اسارچر (گھانا) کی افتتاحی تقریب

مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۹۶ء کو احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول اسارچر (گھانا) میں تعمیر ہونے والی مسجد کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی امیر و مشنری انچارج جماعت ہائے احمدیہ گھانا مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم تھے۔ محکمہ تعلیم کے ریجنل ڈائریکٹر کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ علاقہ کے چیف اور گورنمنٹ کی آفیسرز بھی تقریب میں شامل ہوئے۔ اس طرح تقریباً ۲۰۰ افراد نے اس تقریب میں شمولیت کی۔

تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے مسجد کی تعمیر کی رپورٹ دیتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ یہ مسجد دو سال قبل طلباء کے معمولی عطیہ سے شروع کی گئی اور خدا تعالیٰ نے اس عطیہ میں اتنی برکت ڈالی کہ بعد ازاں اس میں بڑے بڑے عطیہ جات شامل ہوئے اور مسجد خدا کے فضل سے مکمل ہوئی۔ یہ مسجد ۶۰ فٹ لمبی اور ۴۰ فٹ چوڑی ہے۔ اس کے علاوہ سامنے کی طرف ۸ فٹ کا برآمدہ بھی ہے۔ اس مسجد کی تکمیل پر تقریباً ۱۰ ملین سیڈیز خرچ آئے۔ یہ مسجد نہ صرف مسلمان طلباء کے لئے بلکہ غیر مسلم بھی جب بھی خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہیں تو مسجد کے دروازے ا کے لئے کھلے ہیں۔

صدر مجلس محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ آنحضرتؐ کا اسوہ حسنہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ نے وہ حدیث بیان فرمائی جس میں کچھ موحد عیسائی آنحضرتؐ کے پاس آئے۔ اپنی عبادت کے وقت جنہوں نے مسجد سے باہر جا کر عبادت کرنے کی اجازت چاہی تو آنحضرتؐ نے انہیں فرمایا کہ آپ لوگ اسی مسجد میں اپنی عبادت بجا لا سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کا اسوہ حسنہ ہمارے لئے ایسا نمونہ ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم آپس میں محبت و اخوت کی فضا پیدا کر سکتے ہیں۔ ریجنل ڈائریکٹر صاحب محکمہ تعلیم نے حاضرین سے خطاب کرتے

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

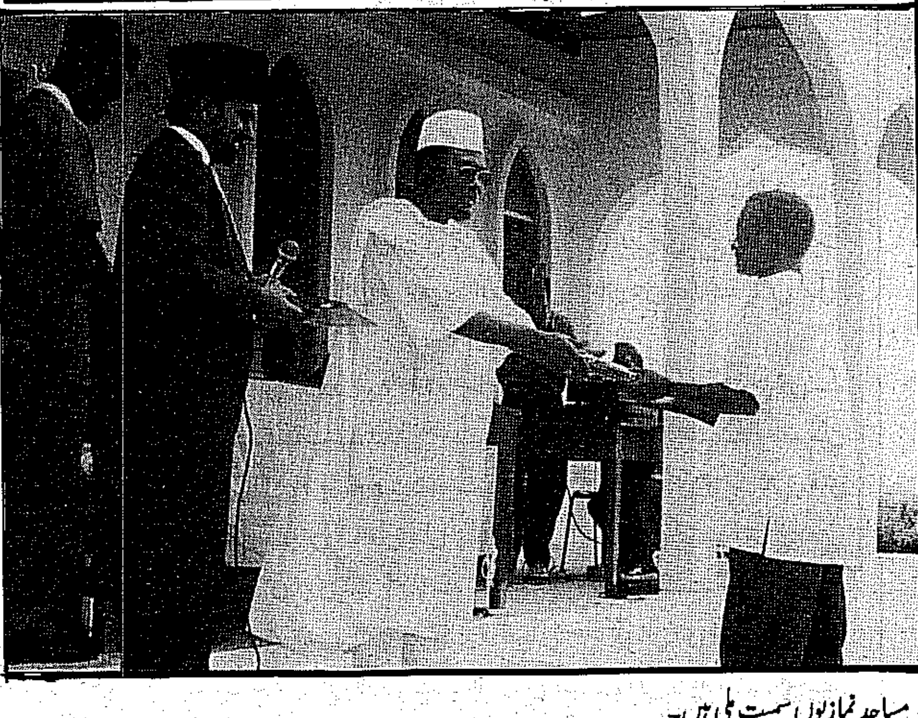

بلا حقیقی عذر یا معمولی باتوں کو عذر بناکر روزہ ترک کرنے والے

(عبدالماجد طاہر)

رمضان کا روزہ بلا عذر یا معمولی معمولی باتوں کو عذر بناکر ترک کرنا درست نہیں ایسے لوگ جو جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھتے ان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"من افطر یوماً من شهر رمضان من غیر رخصة ولا مرض فلا یقضیه صیام الدهر كله ولو صام الدهر۔"

(مسند دارمی۔ باب من افطر یوماً من رمضان متعمداً)

جو شخص بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کرتا ہے وہ شخص اگر بعد میں تمام عمر بھی اس روزہ کے بدلہ میں روزے رکھے تو بھی بدلہ نہیں چکا سکے گا اور اس غلطی کا تدارک نہیں ہوسکے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:

"یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسی کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۸ تا ۲۶۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے تھے:

"میرے نزدیک ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی وجہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے روزہ چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے میں بیمار ہو جاؤں گا........ روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جاسکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو........ وہ بیماری کہ جس پر روزہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔"

(الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۲۵ء)

آپؓ مزید فرماتے ہیں:

"روزہ کے بارہ میں شریعت نے نہایت تاکید کی ہے اور جہاں اس کے متعلق حد سے زیادہ تشدد ناجائز ہے وہاں حد سے زیادہ نرمی بھی ناجائز ہے۔ پس نہ تو اتنی سختی کرنی چاہیے کہ جان تک چلی جائے اور نہ اتنی نرمی کہ شریعت کی ہتک ہو اور ذمہ داری کو بہانوں سے ٹال دیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کئی لوگ محض کمزوری کے بہانہ کی وجہ سے روزے نہیں رکھتے اور بعض تو کہہ دیتے ہیں کہ اگر روزہ رکھا جائے تو پیچش ہو جاتی ہے حالانکہ روزہ چھوڑنے کے لئے یہ کوئی کافی وجہ نہیں کہ پیچش ہوجایا کرتی ہے۔ جب تک پیچش نہ ہو انسان کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔ جب پیچش ہو جائے تو پھر بیشک چھوڑ دے۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں روزہ رکھنے سے ضعف ہو جاتا ہے۔ مگر یہ بھی کوئی دلیل نہیں صرف اس ضعف کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز ہے جس میں ڈاکٹر روزہ سے منع کرے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۸۶)

جو رمضان کی پابندیاں برداشت نہیں کرتا اس کی عادتیں دنیا سے مغلوب ہو جاتی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"رمضان المبارک میں جو لوگ روزے نہیں رکھتے وہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ وہ کن نیکیوں سے محروم رہ گئے ہیں۔ چند دن کی بھوک انہوں نے برداشت نہیں کی۔ چند دن کی پابندیاں انہوں نے برداشت نہیں کیں اور بہت ہی بڑی نعمتوں سے محروم رہ گئے اور پہلے سے اور بھی زیادہ دنیا کی زنجیروں میں جکڑے گئے کیونکہ جو رمضان کی پابندیاں برداشت نہیں کرتا اس کی عادتیں دنیا سے مغلوب ہو جاتی ہیں اور وہ درحقیقت اپنے آپ کو مادہ پرستی کے بندھنوں میں خود جکڑنے کا موجب بن جایا کرتا ہے۔ یہ لوگ دن بدن ادنیٰ زندگی کے غلام ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد اگر چاہیں بھی تو پھر ان بندھنوں کو توڑ کر آزاد نہیں ہو سکتے اس لئے یہ بہت ضروری فیصلہ ہے کہ رمضان کی چند دن کی پابندیاں بشاشت اور ذوق و شوق سے قبول کی جائیں...... تم یہ پابندیاں اختیار کرکے دیکھو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس کے فائدے لامتناہی ہیں۔ چند دن کی سختیاں بہت وسیع فائدے ایسے چھوڑ جائیں گی کہ سارا سال تم ان چند دنوں کی کمائیاں کھاؤ گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ اپریل ۱۹۸۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارہ میں اپنا طرز عمل کیا تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳ ص ۵ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

امور جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

عمداً یعنی جان بوجھ کر کھانے پینے اور جماع یعنی جنسی تعلق قائم کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ٹیکہ لگوانے اور جان بوجھ کر قے کرنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے:

"من ذرعه القیئ و هو صائم فلیس علیه قضاء و من استقاء عمداً فلیقض۔"

(ترمذی۔ ابواب الصوم۔ باب ما جاء من استقاء عمداً)

اگر کسی روزہ دار کو بےاختیار قے آجائے تو اس پر روزہ کی قضاء نہیں لیکن جو روزہ دار جان بوجھ کر قے کرے تو وہ روزہ قضاء کرے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑ دینا

اللہ تعالیٰ کے محارم اور شعائر اللہ کی تعظیم اور حفاظت ضروری ہے۔ روزہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے بیمار، معذور اور مسافر کو رخصت دی ہے اس کے بعد بھی وہ شخص جو بغیر کسی ایسے عذر کے جس میں شریعت نے روزہ توڑنے کی اجازت دی ہو جان بوجھ کر روزہ توڑے تو وہ سخت گنہگار ہے اور سزا کا مستحق ہے۔ ایسے شخص پر اس روزہ کی قضاء کے علاوہ بغرض توبہ کفارہ واجب ہوگا۔ یعنی اسے متواتر ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا پڑے گا۔

(ترمذی۔ ابواب الصوم۔ باب ما جاء فی کفارة الفطر فی رمضان)

یا کھانے کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ کسی ایک غریب مسکین کو ہی ساٹھ دن کے کھانے کی قیمت ادا کرنا بھی کافی ہے۔

توبہ کے سلسلہ میں اصل چیز حقیقی ندامت ہے جو دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے اگر یہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے لیکن اس کو ساٹھ روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کے فضل پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اس صورت میں استغفار ہی اس کے لئے کافی ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک ایسا واقعہ ہوا جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اے خدا کے رسول میں ہلاک ہوگیا۔ آپؐ نے پوچھا تجھے کیا ہوا اس نے کہا روزہ کی حالت میں میں نے اپنی بیوی سے جماع کرلیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم کو ایک غلام آزاد کرنے کی طاقت ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر آپؐ نے پوچھا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا پھر بیٹھے رہو۔ اس دوران ایک شخص گدھے کو ہانکتا ہوا آیا جس کے اوپر کھجوریں لدی ہوئی تھیں۔ وہ کھجوروں کی ٹوکری حضورؐ کے پاس لایا۔ آنحضورؐ نے پوچھا وہ سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی حضور میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کھجوریں لے جاؤ اور صدقہ کردو اس شخص نے کہا حضور کیا اس پر صدقہ کروں جو مجھ سے زیادہ غریب اور محتاج ہو؟ خدا کی قسم ان دونوں پہاڑوں کے درمیان اس شہر میں ہم سے زیادہ غریب کوئی گھر نہ ہوگا۔ اور ہم سب بھوکے ہیں اور ہمارے گھر کچھ بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کھجوریں لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلادو۔

(بخاری۔ کتاب الصوم۔ باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن له شئی فتصدق علیه فلیکفر)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑ بیٹھے اور وہ کفارہ ادا نہ کرسکے تو وہ معذور سمجھا جائے گا اور دعا، ذکر الٰہی اور توبہ استغفار اس کے لئے کفارہ ہوسکتے ہیں۔

یہ کفارہ صرف فرض روزہ بغیر کسی حقیقی عذر کے جان بوجھ کر توڑنے کا ہے۔ اس کے علاوہ نفلی، قضائی یا نذری روزوں کا یہ کفارہ نہیں۔ ان میں روزہ توڑنے کا کفارہ اس کے بدلہ ایک روزہ رکھنا ہے۔

وہ امور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

روزہ کی شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے فقہاء نے ایک عمومی اصول لکھا ہے کہ وضو جسم سے کوئی چیز خارج ہونے سے ٹوٹتا ہے اور روزہ جسم میں کوئی چیز داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے یعنی انسان کوئی چیز جان بوجھ کر کھاپی لے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

لیکن اگر کوئی شخص بھول کر کچھ کھاپی لے تو اس کا روزہ علی حالہ باقی رہے گا اور کسی قسم کا نقص اس کے روزہ میں واقع نہیں ہوگا۔ اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اذا نسی احدکم فاکل او شرب فلیتم صومه فانما اطعمه اللّٰه و سقاه۔"

(بخاری کتاب الصوم۔ باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیاً)

اگر کوئی شخص بھول کر روزہ میں کھاپی لے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کھلا پلا رہا ہے۔

ایک دوسری روایت میں اس حدیث کے ساتھ "ولا قضاء علیه ولا کفارة" (دارقطنی۔ کتاب الصیام) کے الفاظ اضافہ کے ساتھ آئے ہیں۔ یعنی ایسے شخص پر جس نے بھول کر کچھ کھاپی لیا ہو نہ روزہ کی قضاء ہے اور نہ کوئی کفارہ ہے۔

البتہ اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے مثلاً روزہ یاد تھا لیکن یہ سمجھ کر روزہ کھول لیا کہ سورج ڈوب گیا ہے یا یہ کہ افطار کا وقت ہوچکا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ابھی تو سورج غروب نہیں ہوا اور نہ ہی افطار کا وقت ہوا ہے تو ایسی صورت میں اس کا روزہ مکمل نہیں ہوگا اور اس کی قضاء ضروری ہوگی لیکن اس غلطی کی وجہ سے نہ وہ گنہگار ہے اور نہ اس پر

TOWNHEAD PHARMACY
31•TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:
TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

کوئی کفارہ ہے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رمضان میں ایک دن بادل وغیرہ کے باعث ہم نے (افطاری کا وقت سمجھ کر) روزہ افطار کرلیا لیکن اس کے بعد سورج نکل آیا (راوی ہشام تابعی) سے پوچھا گیا کہ کیا پھر ان کو وہ روزہ قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تو ہشام نے جواب دیا کہ اس کے سوا کوئی اور چارہ بھی تھا؟

(بخاری۔ کتاب الصوم۔ باب اذا افطر فی رمضان ثم طلعت الشمس)

حضرت ابن عباسؓ روزہ دار کو یہ رعایت بھی دیتے ہیں کہ اگر ہنڈیا کا ذائقہ نمک مرچ چکھ کر تھوک دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اگر کلی کرتے وقت بلا اختیار چند قطرے پانی حلق سے نیچے اتر جائیں تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح کان میں دوا ڈالنے، بلا اختیار قے آنے، آنکھ میں دوا ڈالنے، نکسیر پھوٹنے، دانت سے خون جاری ہونے، مسواک یا برش کرنے، خوشبو لگانے یا خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح دن کے وقت سوتے میں احتلام ہوجانے کی وجہ سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الصوم۔ باب فی الصائم یحتلم نہاراً فی شہر رمضان)

سرمہ لگانے سے متعلق ہدایت یہ ہے کہ دن کے وقت عورت سرمہ لگا سکتی ہے۔ مرد کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لاتکتحل بالنہار و انت صائم واکتحل لیلاً"

(سنن الدارمی۔ کتاب الصوم۔ باب الکحل للصائم)

کہ بحالت روزہ دن کو سرمہ نہ لگا البتہ رات کو لگا سکتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دن کو سرمہ لگانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ رات کو لگائے۔"

(البدر ۷ جون ۱۹۰۷ء)

جنابت کی حالت میں اگر نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھانا کھاکر روزہ کی نیت کرسکتا ہے اور روزہ رکھا جاسکتا ہے۔

روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کا استعمال غیرپسندیدہ ہے البتہ سادہ برش کرنا اور کلی کرنا جائز ہے۔ اسی طرح بیرونی اعضاء پر ٹنکچر کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اگر کوئی روزہ دار کسی حادثہ میں مریض کو خون دے تو اس کے خون دینے سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن چونکہ ایسا کرنے سے کمزوری ہو جاتی ہے اس لئے روزہ کھول دینا چاہئے۔ خون دینا چونکہ انسانی جان کی حفاظت کے لئے بعض اوقات ضروری ہے اور روزہ تو بعد میں بھی رکھنے کی اجازت ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ رعایت دی ہے اس لئے روزہ ایسی مجبوری کی صورت میں خون دینے کے لئے روک نہیں بننا چاہیے۔

روزہ نہ رکھنے والے کن انعامات خداوندی سے محروم رہتے ہیں

پس وہ لوگ جو بلا حقیقی عذر یا معمولی باتوں کو عذر بنا کر روزہ ترک کرتے ہیں وہ درج ذیل انعامات سے محروم رہتے ہیں

لقاء الٰہی سے محرومی

روزہ رکھنے والے کو روزہ کی جزاء میں خدا ملتا ہے۔ لقاء الٰہی اور دیدار الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے اور روزہ کی عبادت تو خاص طور پر میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزاء دوں گا یا میں خود اس کا بدلہ ہوں۔"

(ترمذی۔ ابواب الصوم)

اسی طرح آپؐ نے فرمایا کہ

"روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہوگی جب وہ روزہ کی وجہ سے اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔"

(بخاری۔ کتاب الصوم)

ہر نیکی سے محرومی

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رمضان آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم پر ایک ایسا مہینہ آیا ہے کہ اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں نیکی کرنے سے محروم رہا وہ ہر نیکی سے محروم رہا اور اس ماہ میں نیکی سے وہی محروم رہتا ہے جو بدنصیب ہو۔"

(ابن ماجہ)

جنت کے دروازہ "الریان" سے محرومی

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"جو بندہ خدا کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے آگ دور کر دیتا ہے۔"

(صحیح مسلم۔ ابن ماجہ)

ایک اور روایت میں ہے کہ خدا کی خاطر ایک دن کا روزہ رکھنے والے سے جہنم سو سال دور کر دی جاتی ہے۔

(نسائی۔ کتاب الصوم)

ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا:

"روزہ آگ سے بچانے کے لئے ڈھال ہے۔"

(ترمذی۔ ابواب الصوم)

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص رمضان کے مہینہ میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص سے عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا۔"

(نسائی۔ کتاب الصوم)

ایک اور موقعہ پر آپؐ نے فرمایا:

"یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔"

اسی طرح آپؐ فرماتے ہیں:

"رمضان المبارک کی پہلی رات کو اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کے لئے تیار ہو جا اور خوب بن سنور جا۔ ممکن ہے جو دنیا سے تھک گیا ہو وہ میرے گھر اور میرے پاس آنا چاہے۔"

(مجمع الزوائد)

حضرت ابوھریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر ایک بندہ ایک دن کا روزہ اپنی خوشی اور رضاء رغبت سے رکھے پھر اسے زمین کے برابر سونا دیا جائے تو وہ حساب کے دن اس کے ثواب کے برابر نہیں ہوگا۔"

(الترغیب والترھیب)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس کے ذریعہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو آپؐ نے فرمایا:

"روزہ کو لازم پکڑ لو کیونکہ یہ وہ عمل ہے جس کا کوئی مثل اور بدل نہیں۔ کہتے ہیں پھر ابو امامہؓ کے گھر دن کو کبھی دھواں نہیں دیکھا گیا سوائے اس کے کہ ان کے ہاں کوئی مہمان آ جاتا۔"

(الترغیب و الترھیب؛ نسائی۔ کتاب الصوم)

رزق میں فراخی سے محرومی

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "رمضان المبارک" کے ذکر میں فرمایا:

"شھر یزاد رزق المومن" کہ یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔

ملائکہ کی دعاؤں اور استغفار سے محرومی

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب کوئی رمضان کے پہلے دن روزہ رکھتا ہے تو اس کے پہلے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہر روز ماہ رمضان میں ہوتا ہے اور ہر روز اس کے لئے ستر ہزار فرشتے اس کی بخشش کی دعائیں صبح کی نماز سے لے کر ان کے پردوں میں چھپنے تک کرتے ہیں۔"

(کنزالعمال۔ کتاب الصوم)

ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ:

"فرشتے روزہ دار کے لئے دن رات استغفار کرتے ہیں۔"

(مجمع الزوائد)

حضرت ام عمارۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"روزہ دار کے پاس جب کوئی بے روزہ کھانا کھائے تو فرشتے روزہ دار کے لئے اس وقت تک دعائیں کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ کھانا کھانے والا کھانے سے فارغ ہو جائے"۔

(ترمذی۔ ابواب الصوم)

پس یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ وہ لوگ جو بغیر کسی شرعی عذر کے یا معمولی باتوں کو عذر بنا کر روزہ نہیں رکھتے اور اللہ کے اس شعار کا احترام نہیں کرتے اور اس مبارک ماہ میں نیکیوں کے حصول سے محروم رہتے ہیں، روحانی لحاظ سے یہ ان کی موت کا مہینہ ہے۔

بقیہ:۔ خطبہ عیدالفطر

نہیں گاتے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں گائے جاتے تھے۔ یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت تو یہ ہے کہ گھر میں یہ واقعہ ہوا لیکن اس کی خبر پھیلی ہوگی ضرور اور صحابہ میں بھی ہی رواج ہوا کہ عید کے دن اس زمانے کی جیسی بھی سادہ پاک میوزک تھی اس کے اوپر وہ دف پہ خواتین گھر میں گاتیں اور خوشیوں کے دن گانوں کے ساتھ منائے جاتے تھے۔

بخاری کتاب العیدین میں ہے، حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نے ایک بار نماز پڑھائی اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو عورتوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی۔ آپ اس وقت حضرت بلال کے کندھے کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ یہ روایت بھی اسی واقعہ کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ جو زندگی کا آخری حصہ تھا جس میں جسم میں کمزوری واقع ہو چکی تھی۔ حضرت بلالؓ نے کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں عورتیں صدقات ڈالتی جارہی تھی۔

باقی آئندہ انشاء اللہ

درود شریف کی برکات

"دُرود شریف کے طفیل ...... اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہوجاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہوجاتی ہیں۔ اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں ...... درود شریف کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔"

(اخبار الحکم ۲۸ر فروری ۱۹۰۳ء صفحہ نمبر ۷)

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

(مینجر)

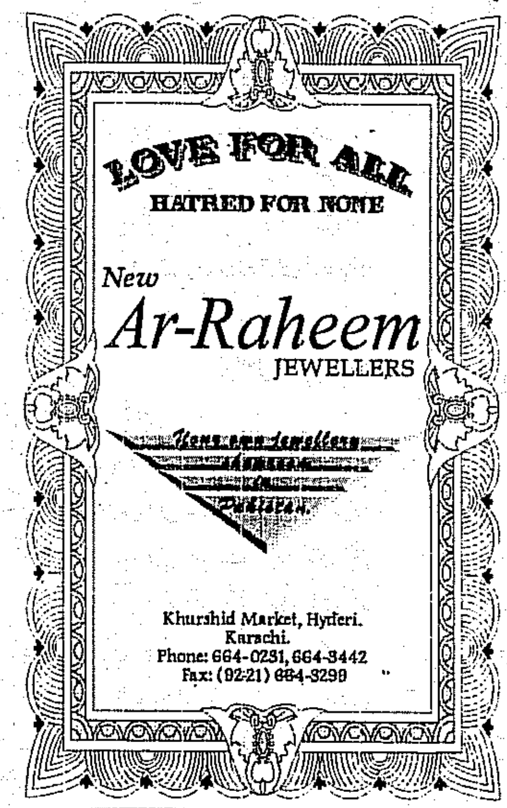

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

بزرگان جماعت کی چند یادیں

(محمد احمد جلیل)

حضرت حافظ نور محمد صاحبؓ سے قادیان میں خاکسار نے متعدد بار یہ بات سنی کہ جب وہ ابھی نوعمر تھے، دینی شغف رکھتے تھے۔ ایک دن حضرت حافظ نبی بخش صاحب (والد حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب، مبلغ افریقہ) نے ان سے کہا کہ ان کے ساتھ قادیان چلوں۔ وہاں وہ میری ایک صالح انسان سے ملاقات کرائیں گے۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ قادیان گیا اور حضرت صاحب سے ملاقات کی۔ آپ اس وقت جوان تھے اور ابھی کوئی دعویٰ نہ تھا۔ آپ قرآن کے حافظوں سے محبت رکھتے تھے۔ کئی دفعہ مجھ سے قرآن مجید سنا۔ ہم عموماً جمعہ پڑھنے کے لئے فیض اللہ چک سے قادیان آجایا کرتے اور آپ کی ملاقات سے مشرف ہوتے۔ ایک دن حافظ نبی بخش صاحب نے میرے متعلق کہا کہ میں بہت ورد وظیفہ پڑھتا ہوں۔ میں محجوب سا ہوا اور کہا کہ میں تو کوئی وظیفہ نہیں پڑھتا، صرف قرآن مجید پڑھتا رہتا ہوں۔ اس پر آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ کسی شخص کے متعلق کہا جائے کہ وہ بڑے اعلیٰ کھانے کھاتا ہے۔ تو وہ شخص اعتذار کے رنگ میں کہے کہ میں تو کوئی اعلیٰ کھانے نہیں کھاتا، یہی زردہ پلاؤ کھاتا ہوں۔ قرآن مجید سے بڑھ کر کون سا وظیفہ ہے۔

اس سادہ سے واقعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں قرآن کریم کی جو عظمت تھی اس کا اظہار ہو رہا ہے اور کلام الٰہی کے بالمقابل لوگوں کے خود ایجاد کردہ ورد وظیفوں کے متعلق حضور کی ناپسندیدگی بھی مترشح ہو رہی ہے۔ آپ کو قرآن مجید سے ایک عشق تھا۔ بعثت سے پہلے بھی اکثر قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر تدبر میں منہمک رہتے۔ آپ فرماتے ہیں ۔

دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

ـــــ ○ ○ ـــــ

قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا ایک باغ احمدیہ فروٹ فارم ہے۔ جس کے لگوانے والے اور منتظم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیراحمد صاحبؓ تھے۔ آپ نے کچھ عرصہ خاکسار کو اس باغ کے کام کی نگرانی سپرد فرمائی۔ ایک دفعہ باغ کے مالی نے جو دیرینہ ملازم تھا مجھ سے کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) کے ایک باغ کے لئے مالی کی ضرورت کا اخبار الفضل میں اعلان نکلا ہے۔ اگر حضرت میاں صاحب اجازت دیں تو میں اس کے لئے درخواست دے دوں۔ کیونکہ وہ باغ میرے گاؤں کے قریب ہونے کی وجہ سے وہاں مجھے کچھ سہولتیں حاصل ہونگی۔ میں نے حضرت میاں صاحب سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا وہ اپنا نفع نقصان سوچ لے، مجھے تو اس کے جانے پر اعتراض نہیں۔ مگر وہ وہاں چھ مہینے بھی نہیں نکال سکے گا۔ اور آپ نے فرمایا کہ حضرت صاحب میرے حقیقی بھائی ہیں لیکن بعض باتوں میں طبائع میں بڑا فرق ہے۔ میری طبیعت یہ ہے کہ کارکن جیسا بھی ہو جب تک ہو سکے اسے برداشت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ گزارہ کئے جاتا ہوں لیکن حضرت صاحب کی طبیعت اس معاملہ میں بہت مختلف ہے۔ آپ جس کے سپرد کوئی کام کریں اس پر اس قدر عنایات کرتے ہیں اور سہولتیں عطا کرتے ہیں کہ میرا اتنا حوصلہ نہیں۔ لیکن اگر وہ کارکن آپ کے حسب منشا کام کرنے کے قابل ثابت نہ ہو تو اسے زیادہ دیر برداشت نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کارندے بدلتے رہتے ہیں۔

دو حقیقی بھائیوں میں جو دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد تھے، طبائع کا یہ اختلاف بڑا لطیف اور "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" کا مصداق ہے۔

ـــــ ○ ○ ـــــ

گزشتہ جنگ عظیم کے زمانہ میں تحریک جدید کے ماتحت بہت سے انگریزی دان گریجوایٹ اور مولوی فاضل واقفین جو تبلیغ کے لئے تیار ہو رہے تھے اور جنگ کی وجہ سے باہر نہیں جاسکتے تھے ان کی تعلیم کے لئے باقاعدہ اساتذہ رکھے گئے تھے۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے اور وہاں سے ریٹائر ہو چکے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے انہیں واقفین کی اس کلاس کا پرنسپل مقرر کر دیا۔ مدارس کی طرح باقاعدہ تدریس اور امتحان ہوتے۔ ایک دفعہ واقفین کی تدریس کے متعلق کسی معاملہ میں دفتر کی طرف سے اساتذہ اور طلبہ کی رائے اور مشورہ طلب کیا گیا۔ اساتذہ اور طلبہ میں اس معاملہ کے متعلق اختلاف رائے ہو گیا۔ وہ معاملہ تو اب مجھے یاد نہیں رہا۔ بہر کیف طلبہ اور اساتذہ کے دو گروہ بن گئے اور دونوں طرف سے اپنے اپنے موقف کے دلائل دئے جاتے اور کئی دن بحث و مباحثہ ہوتا رہا۔ آخر دونوں طرف کی رائے لکھ کر دفتر کو بھیج دی گئی۔ دفتر نے یہ رپورٹ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دی۔ حضرت صاحب نے جو ارشاد فرمایا وہ اس موقف کے خلاف تھا جس کے مؤید حضرت مولانا سرور شاہ صاحب تھے۔

میرے لئے یہ مشاہدہ حیرت انگیز تھا کہ وہی علامہ سرور شاہ جو اپنی رائے کے حق میں پرزور دلائل اور لمبی تقریر فرماتے تھے۔ حضرت صاحب کا ارشاد آنے پر بالکل خاموش ہو گئے۔ اور اس معاملہ میں ان کی زبان پر ایسی مہر سکوت لگ گئی کہ اس کا اشارۃً بھی کبھی ذکر نہ کیا۔ اپنے موقف کی تاویل و تشریح یا اعتذار کسی رنگ میں ایک لفظ بھی ان کی زبان سے سننے میں نہ آیا۔ امام کے فیصلے پہ کامل رضا و تسلیم "لم یجدوا فی انفسہم حرجاً مما قضیت و یسلموا تسلیما" کا قابل رشک عملی نمونہ تھا۔

ـــــ ○ ○ ـــــ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ جماعت میں ایک معروف خدا رسیدہ مستجاب الدعوات بزرگ عالم تھے۔ خاکسار کے ساتھ ان کا خاص شفقت کا سلوک اور تعلق تھا۔ ایک دفعہ قادیان میں خاکسار ایک پریشانی میں ان کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوا۔ جس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ میری بیوی امید سے تھی۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ اس نے سرخ جوڑا پہنا ہوا ہے۔ جس کی تعبیر اس نے خود ہی یہ کر لی کہ وضع حمل میں اس کی وفات ہو جائے گی۔ کیونکہ خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت ام طاہرؓ کی ایک خواب کی تعبیر موت کی تھی جس میں انہوں نے اپنے آپ کو سرخ جوڑا پہنے دیکھا تھا جس کی تفصیل اخبار الفضل میں شائع ہو چکی تھی۔ اس کے علاوہ ہسپتال کی لیڈی ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد بتایا تھا کہ بچہ کی پوزیشن ٹھیک نہیں، وضع حمل میں مشکل پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ اس وجہ سے طبعاً ہم میاں بیوی افسردہ رہتے تھے۔ میں نے بھی انہی دنوں یہ خواب دیکھی کہ ایک بڑی قد آور حصاری بیلوں جیسی مضبوط جوان گائے ہے جو میرے پاس سے گزر رہی ہے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ مجھے ٹکر نہ مار دے۔ اس خواب کے سبب بھی مجھے کچھ پریشانی تھی۔ میں نے دونوں خوابیں حضرت مولوی صاحب کو سنائیں۔ آپ نے فرمایا دونوں خوابیں مبشر ہیں۔ سرخ جوڑا پہنے دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ اور دوسری خواب سے مالی کشائش مراد ہے۔ اور ساتھ فرمایا کہ ہر نماز کے بعد تسبیحات پڑھ کر گیارہ مرتبہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" پڑھا کروں۔ اس سے انشاء اللہ رزق میں تنگی نہیں آئے گی۔ دونوں خوابیں حضرت مولوی صاحب کی دعا کی برکت سے آپ کی تعبیر کے مطابق پوری ہوئیں۔ فالحمدللہ۔

ـــــ ○ ○ ـــــ

حضرت مولوی غلام فرید صاحب نے ذکر کیا کہ ان کے قصبہ کونجاہ میں ایک بوڑھا لال دین نامی ہمارا مخالف تھا۔ قوم کا رنگریز اور ان پڑھ تھا۔ لیکن اپنے حلقہ میں معتبر سمجھا جاتا تھا۔ ملک صاحب کے والد ملک نورالدین صاحب معمولی تعلیم رکھتے تھے۔ جب وہ کسی سے تبلیغی گفتگو کرتے اور وہاں سے میاں لال دین کا گزر ہو جاتا تو وہ مداخلت کرتا اور یہ کہہ کر ان کی تبلیغ کا اثر زائل کرنے کی کوشش کرتا کہ میاں نور دین تمہاری جماعت کا کوئی عالم ہو تو میں اس سے ایک سوال کروں گا اگر وہ جواب دے دے تو ہم مرزا صاحب کو سچا مان لیں گے۔ تم تو عالم نہیں ہو۔ تمہیں سوال بتانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس طرح وہ تبلیغ میں بدمزگی اور رکاوٹ پیدا کرتا رہتا۔ ایک دن حضرت مولوی غلام رسول صاحب اپنے گاؤں راجیکی (جو کونجاہ کے قریب ہی ہے) جاتے ہوئے کونجاہ سے گزرے۔ میرے والد صاحب نے موقع غنیمت سمجھا اور حضرت مولوی صاحب کو میاں لال دین کا قصہ سنایا۔ آپ ایک حویلی میں احباب جماعت کے ساتھ بیٹھ گئے۔ اور فرمایا کہ اس معترض کو بلالاؤ۔ چنانچہ میاں لال دین کو بلایا گیا۔ وہ آکر خاموش بیٹھ گیا اور کوئی بات نہ کی۔ آخر مولوی صاحب نے خود ابتداء کی اور فرمایا میاں لال دین سنا ہے آپ نے میاں نور دین سے کہا ہے کہ آپ کا کوئی سوال ہے جو آپ جماعت کے کسی عالم کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں عالم ہونے کا دعویٰ تو نہیں کرتا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خادم ہوں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپنا سوال بتائیں۔ میاں لال دین حضرت مولوی صاحب کی شخصیت سے اور عالمانہ گفتگو سے مرعوب ہو کر خاموش بیٹھا تھا۔ تاہم حضرت مولوی صاحب کے دریافت کرنے پر بولا کہ سوال یہ ہے کہ انبیاء کا بدن مٹی نہیں کھاتی اگر مرزا صاحب کے متعلق یہ ثابت کر دو تو ہم انہیں سچا تسلیم کر لیں گے۔ کسی بحث اور دلیل کی ضرورت نہ ہوگی۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا میں سارے ہندوستان میں پھرا ہوں اور بڑے بڑے علماء سے میری گفتگو اور بحث ہوئی ہے مگر انبیاء کی صداقت کا یہ معیار کسی نے کبھی پیش نہیں کیا۔ اور قرآن مجید میں تو "السابقون الاولون من المہاجرین والانصار" کہہ کر سب سے پہلے ایمان لانے والے مہاجرین و انصار کی تعریف کی گئی ہے لیکن آپ کے پیش کردہ معیار کے مطابق تو مدعی نبوت کی وفات کے بعد اس کی میت صحیح سلامت رہے تو پھر ایمان لانا چاہئے۔ تاہم آپ کی بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ اٹھئے، آپ کدال پکڑ لیں اور میں ٹوکری لیتا ہوں۔ دونوں نکل پڑتے ہیں۔ آدم سے لے کر جس جس نبی کی قبر ملتی ہے اسے کھود کر دیکھتے ہیں۔ جس جس کی میت صحیح سالم پڑی ہے اسے مان لیتے ہیں۔ مرزا صاحب کی باری تو آخر میں آئے گی۔ یہ سن کر میاں لال دین مبہوت ہو گیا۔

ـــــ ○ ○ ـــــ

تڑپ زندگی کی نفس میں نہیں ہے
وہ خوشبو گلابوں کے رس میں نہیں ہے
مرا سانس بھی میرے بس میں نہیں ہے
محبت کی دولت ہوس میں نہیں ہے
کشش بھی صدائے جرس میں نہیں ہے
یہ بجھتے چراغوں کے بس میں نہیں ہے
یقیناً وہ کنج قفس میں نہیں ہے
کچھ اعجاز ماہ و برس میں نہیں ہے
وہ تیشہ مری دسترس میں نہیں ہے
شرارہ کوئی خار و خس میں نہیں ہے
جو لہرا کے اٹھتی ہے مقتل سے ہر سو
مرے گھر میں ہے موت کا آنا جانا
یہ فرمان ہے اہل فکر و نظر کا
خضر بھی گریزاں ہے عزم سفر سے
وہ کیا ظلمتوں میں اجالے کریں گے
ستم ہو رہا ہے جو اہل چمن پر
خوشی اور غمی کھیل تقدیر کے ہیں
چمن خور پیڑوں کو جو کاٹ پھینکے
(بخش لائیلپوری)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

دوالمیال ـ ضلع چکوال کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو اگرچہ قادیان سے بہت دور کوہستان نمک میں واقع ہے لیکن یہاں حضرت مسیح موعودؑ کے کئی اصحاب پیدا ہوئے جن میں سے بعض نے پیدل مسافت طے کرکے قادیان جا کر حضرت اقدسؑ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

دوالمیال کی وجہ شہرت اس گاؤں کو بطور انعام دی جانے والی ایک توپ بھی ہے جو پہلی جنگ عظیم میں بہادری کے صلے میں حکومت کی طرف سے دوالمیال کو دی گئی تھی اور یہ آج بھی وہاں نصب ہے۔ اس توپ کو دوالمیال لاکر نصب کرنے والے ایک فدائی احمدی بزرگ محترم کپتان ملک غلام محمد صاحب تھے۔

دوالمیال کے پہلے احمدی حضرت حافظ ملک شہباز خانصاحب تھے جو ایک متقی اور مبارک وجود تھے اور آپکا سلسلہ درس و تدریس اپنے مکان میں ہی جاری رہتا تھا۔ ایک بار آپ نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک بڑا چمکدار ستارہ مشرق سے نکلا ہے اور جوں جوں وہ اونچا ہوتا گیا زمین اور آسمان دونوں اس سے روشن ہوتے گئے۔ کچھ عرصہ بعد ایک باہر سے آنے والے شخص نے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کی خبر دی تو آپ نے اس سے پوچھا کہ قادیان دوالمیال کے کس طرف واقع ہے؟ اس نے جواب دیا مشرق کی طرف۔ یہ سنتے ہی حضرت حافظ صاحب احمدی ہوگئے۔ گو آپ صحت کی کمزوری کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت سے فیضیاب نہ ہوسکے لیکن مرتے دم تک احمدیت کے شیدائی رہے۔ آپ نے ۲ مئی ۱۹۲۶ء کو وفات پائی اور دوالمیال میں ہی دفن ہوئے۔ آپکا ذکر خیر محترم ریاض احمد ملک صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۲۰ اکتوبر ۹۶ء میں شامل اشاعت ہے۔

— ★ ★ ★ —

حضرت مولوی فتح علی صاحبؓ آف دوالمیال (ضلع چکوال) دیگر دو افراد کے ہمراہ پہلی بار قادیان کیلئے تشریف لے گئے اور کئی رکاوٹوں کے بعد وہاں پہنچ پائے۔ آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرہ مبارک سے نظر ہٹتی ہی نہیں تھی اور حضورؑ کے ارشادات سننے کے لئے ہم ایسے ہمہ تن گوش تھے کہ آس پاس کی بھی کچھ خبر ہی نہ تھی۔ حضورؑ نے آپکی خواہش پر قرآن شریف سیکھنے کے لئے اور آپکے ساتھی حضرت مولوی کرمداد صاحبؓ کی خواہش پر انکو حکمت سیکھنے کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی شاگردی میں دیدیا۔

حضرت مولوی فتح علی صاحبؓ خالصہ ہائی سکول چکوال میں فارسی کے استاد تھے اور احمدیہ مسجد میں امام الصلوٰۃ بھی تھے۔ جب حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ سول ہسپتال چکوال میں سرجن تعینات تھے تو حضرت مولوی صاحبؓ کو حضرت سیدہ چھوٹی آپا کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت مولوی صاحبؓ کو ۱۹۰۴ء میں بمعہ اہل و عیال قادیان جاکر دستی بیعت کرنے کی توفیق ملی اور پھر ہر سال معہ بچگان قادیان جلسہ پر جاتے رہے۔ دوالمیال والوں کو چونکہ ریل گاڑی لینے کے لئے پہاڑی علاقہ پر دس گیارہ میل چلنا پڑتا تھا اور ایسے میں بستر لے جانا بہت مشکل ہوتا تھا اسلئے ان لوگوں کی درخواست پر حضرت مسیح موعودؑ خود بستر مہیا فرمایا کرتے تھے۔

آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں ہم نے عرض کیا کہ ہماری مسجد کے ایک قدیم امام حضورؑ کے معتقد ہیں لیکن غیروں کی بھی گاہ بگاہ جنازوں میں یا نماز میں اقتداء کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک دفعہ حضورؑ کی خدمت میں یہ الفاظ بھی لکھوائے کہ میں حضرت صاحب کے کتوں کا غلام ہوں، اگر کسی وقت جہالت یا نادانی سے کمی بیشی ہوگئی ہو تو فی سبیل اللہ معاف کردیں۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا "جب وہ اب تک دنیا کی لالچ یا خوف سے غیروں کے پیچھے نماز یا جنازہ پڑھتا ہے تو کب اس نے ہم کو مانا۔ آپ اس کے پیچھے نماز مت پڑھا کریں۔"

حضرت مولوی فتح علی صاحبؓ کا ذکر خیر آپؓ کے نواسے محترم بشیر احمد صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۲۱ اکتوبر کی زینت ہے۔

— ★ ★ ★ —

اسی شمارے میں محترم نسیم سیفی صاحب نے مغربی افریقہ میں ایک قدیم سلطنت کے آثار کا ذکر کیا ہے جس کا نام "سلطنت غنا" تھا اور جو اپنی خوشحالی اور سونے کی افراط کی وجہ سے سنہری سلطنت کہلاتی تھی۔ آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے سلطنت غنا قائم ہوئی اور قریباً ایک ہزار سال تک دور دور تک دھاک بٹھائے رکھنے کے بعد ماضی کی یاد بن کر رہ گئی۔

دراصل غنا موجودہ غانا میں ایک شہر ہے جو گزشتہ زمانوں میں تجارت کیلئے مشہور ہوا اور اس کے نام پر ہی سلطنت کا نام غنا پڑ گیا۔ ایک عرصے تک مورخین اس سلطنت کے دارالحکومت کے بارے میں تذبذب کا شکار تھے۔ بعض کے نزدیک کانو (نائیجیریا) اس کا دارالحکومت تھا۔ ۵۰ء میں ایک فرانسیسی ہنری بیٹ نے "کومبے صالح" کے مقام پر کھدائی کرکے ایک عظیم شہر دریافت کیا اور اسے سلطنت غنا کا دارالحکومت قرار دیا۔

سلطنت غنا کے باشندے دریاؤں سے سونا حاصل کیا کرتے تھے اور غنا کے مشرقی صحرا میں سونے کی تجارتی منڈیاں تھیں۔ مذکورہ کھدائی کے دوران ایک سلیٹ ملی ہے جس پر مختلف رنگوں میں خوشخط قرآنی آیات درج ہیں۔ دیگر اشیاء میں ہتھیار، پوشاکیں، اور شیشے کے گول گول ٹکڑے شامل ہیں جن پر بعض حروف کندہ ہیں۔ یہ ٹکڑے غالباً سکوں کے طور پر مستعمل تھے۔

— ★ ★ ★ —

حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحبؓ کو ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپؓ ہوشیارپور کے رہنے والے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد چوڑیاں کلاں ضلع سیالکوٹ میں آکر آباد ہوگئے اور یہیں ۲ مارچ ۵۱ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

حضرت خانصاحب کی کوششوں سے نہ صرف آپکے قریبی عزیزوں نے حضرت اقدسؑ کے دست مبارک پر بیعت کی بلکہ ضلع ہوشیارپور کی بعض جماعتوں کا قیام بھی آپکی دعوت الی اللہ سے عمل میں آیا۔ ایک بار آپؓ کو حضرت مسیح موعودؑ نے خط کے ذریعہ سے چندہ لنگر خانہ کی تحریک فرمائی۔ آپؓ نے اپنی کچھ اراضی فروخت کی اور دو سو روپیہ کی رقم ایک پوٹلی میں باندھ کر قادیان پیدل روانہ ہوئے۔ راستہ میں دریائے بیاس کو عبور کیا ہی تھا کہ شدید زلزلہ آیا۔ جب قادیان پہنچے تو سفر کی وجہ سے خستہ حال تھے۔ حضرت اقدسؑ زلزلہ کی وجہ سے باغ میں قیام فرما تھے۔ باقی واقعہ کا ذکر حضرت مصلح موعودؓ جلسہ سالانہ ۱۹۱۱ء کے موقعہ پر اپنی تقریر میں یوں فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ لنگر کا خرچ بڑھ جانے کی وجہ سے میں قرض لینے کا ارادہ کر رہا تھا کہ ایک شخص ملا جس نے پھٹے پرانے کپڑے پہنے تھے اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دے دی اور پھر الگ ہوگیا۔ اس کی حالت سے میں ہرگز نہ سمجھ سکا کہ اس میں کوئی قیمتی چیز ہوگی لیکن جب گھر آیا تو ۲۰۰ روپیہ تھا۔ اس کی حالت سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی ساری عمر کا اندوختہ لے آیا ہے پھر اس نے اپنے لئے یہ بھی پسند نہ کیا کہ میں پہچانا جاؤں، یہ شاکر کا مقام ہے۔

حضرت چوہدری امیر محمد خانصاحبؓ کا ذکر خیر بقلم محترم عبداللہ خانصاحب روزنامہ "الفضل" ۲۳ اکتوبر میں ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

— ★ ★ ★ —

جرمنی سے نوجوانوں کیلئے جرمن زبان میں شائع ہونے والے رسالہ "یوگینڈ جورنال ڈیر جماعت" کے شمارہ ۱۰ میں پردہ کے بارے میں محترم ھدایت اللہ ہیوبش صاحب کا مضمون شامل اشاعت ہے۔ آپ نے انسانی نفسیات کے حوالے سے ثابت کیا ہے پردہ کی تعلیم پر عمل کئے بغیر انسان لقائے الٰہی کو حاصل نہیں کرسکتا۔ اگر پردہ کی روح مدنظر نہ رہے اور غض بصر کے حکم پر عمل نہ ہو تو خیالات پریشان رہتے ہیں اور سوچ کو اعلیٰ مقاصد کے لئے وقف نہیں کیا جاسکتا۔

★★اسی شمارے میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم، جدید کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے منفی پہلو، سچائی کی برکات، ایڈز، کینسر اور دیگر مضامین کے علاوہ جرمنی میں ۱۹۹۷ء میں نمازوں کے اوقات کا سال بھر کا کیلنڈر بھی شائع کیا گیا ہے۔

— ★ ★ ★ —

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

بچیوں پر ظلم آج بھی جاری ہے

ایام جاہلیت میں لوگ بچیوں کو زندہ زمین میں دفن کر دیا کرتے تھے۔ یہ دلدوز ظلم آج بھی مختلف شکلوں میں جاری ہے۔ اس سلسلہ میں جو اعداد و شمار انڈیا، چین، تائیوان سے اکٹھے کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ملکوں میں آج بھی بے شمار لوگ ہیں جو بچیوں کو بوجھ سمجھتے ہیں اور دوران حمل ٹیسٹ کے ذریعہ اگر پتہ لگ جائے کہ بچی آ رہی ہے تو حمل کو ضائع کروا دیتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے ہاں صرف بیٹے ہی پیدا ہوں۔ جہاں مغربی ملکوں میں بچے اور بچیوں کی تعداد تقریباً برابر ہوتی ہے وہاں مذکورہ بالا ممالک میں ۱۰۶ تا ۱۱۴ لڑکوں کے مقابلہ میں ۱۰۰ لڑکیاں ہیں۔ چونکہ ان ملکوں کی آبادی کروڑوں میں ہے وہاں پیدائش سے پہلے اور پیدائش کے بعد جو بچیاں مار دی جاتی ہیں ان کی تعداد لاکھوں میں جا پہنچتی ہے۔ عورتوں کے ساتھ تعصب کا یہ حال ہے کہ انڈیا میں کثرت سے ایسے خاندان ہیں جو غذا کی کمی کا شکار ہیں ان میں جب تک مرد اور لڑکے پیٹ بھر کر کھانا نہ کھالیں عورتوں اور بچیوں کو کھانے کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ صرف انڈیا میں ۱۹۸۱ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران ایک اندازے کے مطابق دس لاکھ بچیاں پیدائش سے پہلے ہی ختم کر دی گئیں۔ اسی عرصہ میں مزید چالیس لاکھ بچیاں اپنی عمر کے پہلے چار تا چھ سال کے عرصہ میں "غائب" کر دی گئیں یعنی ہر ہزار میں سے ۳۶ لڑکیاں آبادی سے "غائب" ہوگئیں۔ خیال تھا کہ چونکہ کافی بچیاں اب پیدائش سے پہلے ہی غائب کر دی جاتی ہیں لہٰذا پیدائش کے بعد کی اموات میں کمی واقع ہو جائے گی لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ ایسی "گم کردہ" بچیوں کی تعداد میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ امریکہ کے اعداد و شمار کے ادارہ نے کہا ہے کہ چین میں ۱۹۸۰ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران پندرہ لاکھ بچیوں کو پیدائش سے پہلے ہی ہلاک کر دیا گیا۔ یہی حال تائیوان کا ہے جہاں بچیوں کی جنس کا پتہ لگا کر پیدائش سے پہلے ہی ختم کر دیا جاتا ہے۔ جن عورتوں کے ہاں شروع میں بیٹے ہو جاتے ہیں وہ پھر بچیوں کی پیدائش کے خوف سے مانع حمل ادویہ استعمال کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ سروے میں کہا گیا ہے کہ تعلیم یافتہ گھرانوں میں جہاں بچیاں پڑھ لکھ کر ملازمت وغیرہ کے ذریعہ سے اپنا بوجھ خود اٹھا سکتی ہیں یا اپنے جہیز کے لئے بھی، ماں باپ کا ہاتھ بٹا سکتی ہیں وہاں بچیوں کے خلاف تعصب کم ہے اگرچہ دل کی گہرائیوں سے وہ بھی بیٹے ہی چاہتے ہیں۔

مذکورہ بالا حالات حقیقتاً بہت دردناک ہیں۔ کاش ان قوموں کے رہنما ان وجوہات کو تلاش کریں جن کی وجہ سے ماں باپ بچیوں کو اس قدر ناقابل برداشت بوجھ سمجھتے ہیں اور ان اسباب کو دور کرکے ان مظلوم بچیوں کی سیسیں لیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں حتی کہ ان کے ماں باپ بھی نہیں۔ سب سے بڑی لعنت تو جہیز کی ہے اگر اسی کا علاج کرلیں تو صورت حال بہتر ہو سکتی ہے۔

THE ASIAN CHOICE FOR TELEVISION
MTV AHMADIYYA
Get Connected!!
ZEE TV
ZEE TV
S. KHAN
Fax & Tel: 08257/1694
Hot Line : 0171-3435840
"OFFICIAL" ZEE TV AGENT
Decoders & Zee-TV Cards are available
"Just Call"

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission 17/1/97 - 26/1/97

7 RAMADHAN
Friday 17th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz - Unique Scholars Academy Vs F.C. Junior Model (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 18 (21.4.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 16.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Speech: "Importance of Ramadhan" Sayings of Hadhrat Khalifatul Masih II by Maulana Ata ul Karim Shahid
08.00	Bazm-e-Moshaira held at Bait-ul-Fazl Mosque , Islamabad (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 17.1.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends
15.15	Bait Bazi - Dar-ul- Uloom Vs Dar-ul-Noor , Nasirat- ul- Ahmadiyya , Pakistan
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Prog:- 1)Ihre Fragen 2) Willkommen in Deutschland (Historisches Museum Kindermuseum)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
22.45	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 17.1.97 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

8 RAMADHAN
Saturday 18th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi- Dar-ul-Uloom Vs Dar-ul-Noor by Nasirat ul Ahmadiyya - Pakistan (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Interview Sheikh Mahboob Alam Khalid Sh
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corder - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Haghrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 17.1.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London UK - 18.1.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.30	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Goteborg with non-Ahmadi guests, Sweden (3.12.96) (Part 1)
15.30	Canadian Desk - Interview with Maulana Mohammed Ahmed Jalil - Part 2
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Ataul Mujeeb Rashed Sahib
19.00	German Programme: 1) Hadith 2) Der Diskussionkries 3) Kinder Sendung mit Ameer Sahib
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 18.1.97 (R)
22.30	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.50	Hikayat-e-Shereen (N)
23.00	Bazm-e-Moshaira held at Bait-ul-Fazl Mosque, Islamabad (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

9 RAMADHAN
Sunday 19th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Ataul Mujeeb Rashed Sahib (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk - Interview with Maulana Mohammed Ahmed Jalil - Part 2(R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Hikayat-e-Shereen
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 18.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Ataul Mujeeb Rashed Sahib (R)
07.00	Siraiki Programme : Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (17.3.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London UK - 19.1.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat , News
13.30	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Goteborg with Non-Ahmadi guests, Sweden (3.12.96) (Part 2)
15.30	Around The Globe : Textile Mill of Pakistan
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme-"Hyrje Ne Islam"-Introduction of Islam (Part 9)
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya
19.00	German Programme: 1) Nusrat Grips 2) Zeit Zum Diskutieren (Ramadhan II)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque --London UK - 19.1.97(R)
22.30	Seerat Hadhrat Peer Seeraj-ul-Haq
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

10 RAMADHAN
Monday 20th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe : Textile Mill of Pakistan (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
07.00	Speech: "Importance of Ramadhan" by Maulana Abdul Salam Tahir
07.20	Highlights of Jalsa Salana , U.K. (1996) (Part 1)
08.45	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London UK - 20.1.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	Sports Day Nasirat-ul-Ahmadiyya , Pakistan
14.00	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Holland'96
15.00	Indonesian Programme -Speech : "Fana Fillah and Fana Firusul " by Maulana Qamar uddin Sahib , Jalsa Salana , Indonesia '96
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme: Ramzala Igili Meseceler
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme : 1) Eine Sitzung in Hamburg II 2) Mach Mit
20.00	Urdu Class
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London - 20.1.97 (R)
22.30	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
23.00	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Holland'96
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

11 RAMADHAN
Tuesday 21st January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Sports Day Nasirat -ul-Ahmadiyya " - Pakistan (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 20.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London UK - 21.1.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	Medical Matters : "Aids " Host: Dr Sultan A. Mobashir, Guest : Dr. Latif A. Qureshi
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London , U.K. (13.10.89)
14.00	Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Mahmood Hall , London UK 14.1.96
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme 1) Kinder Lernen Namaz 2)Kinder - Interview 3) Bucherecke
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London - 21.1.97 (R)
22.30	Around The Globe - Hamari Kaenat
22.50	Physical Fitness
23.00	Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Mahmood Hall - 14.1.96
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

12 RAMADHAN
Wednesday 22nd January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : "Aids ", Host : Dr Sultan A. Mobashir , Guest : Dr. Latif A. Qureshi (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Hikayat-e-Shereen (R).
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 21.1.97(R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Physical Fitness
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Prog: Bengali Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London UK - 22.1.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	African Programme -
14.00	Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV -
15.00	Durr-i-Sameen - Part 26
15.30	Canadian Desk :
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme 1)Islamische Presseschau 2) Quiz Programme I.Q
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 22.1.97(R)
22.30	Al Maidah- Hyderabadi Chilli Curry (R)
22.15	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm
23.00	Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

13 RAMADHAN
Thursday 23rd January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 26 (R)
02.30	Canadian Desk :
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London , U.K. - 22.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Sindhi Programme - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (14.4.95)
08.00	Al Maidah "Hyderabad Chilli Curry " (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London UK - 23.1.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat , News
13.30	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Homoeopathy Lesson by Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Quiz - Nusrat Jehan Academy Vs Unique Scholars (Final)
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 18 (21.4.94) (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
19.00	German Programme 1) MTA Variety 2) Sport
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 23.1.97(R)
22.45	Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.55	*Credits and details for Next Shift*

14 RAMADHAN
Friday 24th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz-Nusrat Jehan Academy Vs Unique Scholars (Final) (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 18 (21.4.94) (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque , London - 23.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Speech :"Ramadhan And Acceptance of Prayers " by Maulana Abdul Salam Tahir
08.00	Bazm-e-Moshaira : Mehfil-e-Na'at (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 24.1.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih With Urdu Speaking Friends
15.15	Bait Bazi - by Nasirat-ul-Ahmadiyya (Final)
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
22.45	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 24.1.97 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

15 RAMADHAN
Saturday 25th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya (Final) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Views of a New Ahmadi - Imdad Hussain - Interview by Sharif Khawaja
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 24.1.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London UK - 25.1.97
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV in English - 3.1.86
15.30	Meet Our Friends - Interview with Mohammed Ahmad Jalil - Part 3
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat by Imam Ataul Mujeeb Rashed
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 95.1.97(R)
22.30	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
23.00	MTA Variety- Bazm-e-Moshaira : Mehfil-e-Naat (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift* .

16 RAMADHAN
Sunday 26th January 1997

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Variety - Let's Learn Salat by Imam Attaul Mujeeb Rashed Sahib(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends - Interview with Mohammed Ahmed Jalil - Part 3
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Hikayat-e-Shereen
04.15	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque - London UK - 25.1.97 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Variety - Let's Learn Salat by Imam Attaul Mujeeb Rashed(R)
07.00	Siraiki Programme : Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (22.9.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
11.30	LIVE Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London UK
13.00	*Credits and Details For Next Shift*
13.05	Tilawat, News
13.30	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV in English - Mahmood Hall- Organised by Khuddam-ul-Ahmadiyya UK - 22.12.96
15.30	Around The Globe - Denial of Human Rights
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam (Part 10)
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Dars-ul-Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London - 25.1.97 (R)
22.40	Speech : Seerat-un-Nabi(saw) by Mir Mahmood A Nasir
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. +44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 4 Friday, January 17, 1997 No. 3

اسلامی اصول کی فلاسفی کے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں تقریبات

(سویڈن): گاتھن برگ، سویڈن کی مسجد ناصر میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام اسلامی اصول کی فلاسفی کا صد سالہ جشن تشکر منایا گیا۔ صدارت کے فرائض محترم محمود احمد صاحب شمس امیر جماعت سویڈن نے ادا کئے۔

انصار، خدام، اطفال اور لجنہ کے دلوں میں اسلام کی اس فتح عظیم کی یاد تازہ کرنے کے لئے مکرم انور رشید صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سویڈن نے ایک پروگرام مرتب کیا اور جلسہ اعظم مذاہب کے انعقاد کی غرض وغایت اور پانچوں سوالات کے جوابات کا خلاصہ مکرم فاضل احمد صاحب شمس، مکرم مظفر احمد صاحب طارق، مکرم شیخ الطاف الرحمان صاحب اور مکرم امین الرشید صاحب نے بیان کیا۔

محترم امیر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اردو اور انگریزی میں غیر از جماعت احباب کے اس مضمون کے واقعی طور پر بالا رہنے کے اعتراف پر مشتمل بیان سنائے جو حاضرین کے ایمانوں کی تقویت کا باعث بنے۔

دعا کے بعد اس مبارک تقریب کے اختتام پر مکرم امین الرشید صاحب نے اپنے واقف صاحبزادے عزیز مصعب سلمہ کے عقیقہ کی پر تکلف دعوت کی جس میں حضور کے حالیہ دورہ سویڈن کے دوران سوال و جواب کی مجلس میں شامل ہونے والے غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ (رپورٹ۔ قریشی فیروز محی الدین)

(یوگنڈا): اسلامی اصول کی فلاسفی کی صد سالہ تقریبات کے سلسلہ میں جنجہ میں جو یوگنڈا کا دوسرا بڑا شہر ہے ایک شاندار جلسہ منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت کے علاوہ ملک کے وزیر مال Jehoash Mayanja نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔

جلسہ سے قبل افراد جماعت نے شہر کی سڑکوں پر مارچ پاسٹ کیا اور کلمہ طیبہ، نعرہ تکبیر اور درود اور مقامی زبان میں حمد و نعت کے پاکیزہ گیت گائے۔ مشن ہاؤس کو خوبصورت بینرز سے سجایا گیا تھا۔ جلسہ سے ایک روز قبل ۲۷ دسمبر کو مشن ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں اسلامی اصول کی فلاسفی کی صد سالہ تقریبات اور اس مضمون کی اہمیت اور اس کے پس منظر سے آگاہ کیا گیا۔ اس کانفرنس میں ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے شامل ہوئے۔ جملہ ذرائع ابلاغ نے اسے بہت عمدہ کوریج دی۔ اور جلسہ کی خبریں تصویروں کے ساتھ شائع کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بہت اچھے اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور لوگوں کی طرف سے اس کتاب کے حصول کے لئے مطالبات آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو اس سال لوگنڈا زبان میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ پہلی بار شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ (رپورٹ۔ طاہر محمود چوہدری، امیر یوگنڈا)

ضلع فیصل آباد کے دیہات میں احمدی مسلمانوں پر ظالمانہ حملے

احباب جماعت سے ماہ رمضان المبارک میں ان مظلومین کے لئے دعا کی درخواست

(رشید احمد چوہدری، پریس سیکرٹری)

پنجاب پاکستان کے ضلع فیصل آباد کے دو گاؤں چک نمبر ۵۶۳/گ ب اور چک نمبر ۵۶۵/گ ب میں خصوصاً اور سارے علاقہ میں عموماً جماعت احمدیہ کے افراد پر ایک عرصہ سے ظالمانہ حملے ہو رہے ہیں جن کی اطلاع ضلع کی انتظامیہ اور حکام بالا تک تاروں اور درخواستوں کے ذریعہ پہنچائی گئی ہے۔ ان درخواستوں میں چوٹی کے شریر لوگوں کے نام تک درج کئے گئے ہیں مگر ابھی تک کوئی نتیجہ بر آمد نہیں ہوا۔

ان گاؤں میں جگہ جگہ احمدیوں کے خلاف نازیبا اور دلآزار عبارات لکھی ہوئی ہیں اور ہر جگہ احمدیوں کو نفرت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بعض دفعہ شریر لوگ ٹولیوں کی صورت میں احمدی مسلمانوں کے گھروں پر جاتے ہیں اور گھر کے مکینوں کو شدید ڈراتے دھمکاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یا تو احمدیت سے توبہ کر لو یا پھر سنگین نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ گاؤں کی مساجد سے روزانہ بلاناغہ احمدیوں کے خلاف نفرت اور دلآزاری پھیلائی جا رہی ہے۔ لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ عوام کو احمدیوں کے خلاف بھڑکایا جا رہا ہے اور دوسری طرف بزرگان جماعت احمدیہ کے خلاف حد درجہ دشنام دہی کر کے احمدی مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا جاتا ہے۔ بچوں کو سکول جانے سے روکا جاتا ہے اور سکولوں میں احمدی بچوں کے ساتھ دوسرے درجہ کے شہریوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ ساتذہ حضرات ان کے ساتھ من مانی کارروائیاں کرتے ہیں اور کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں۔ کچھ عرصہ سے حالات تیزی سے سنگین صورت حال اختیار کرتے جا رہے ہیں اور اندیشہ ہے کہ اگر حکام بالا کی طرف سے اس دہشت گردی کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہوئی تو ایک مرتبہ پھر قتل و غارت تک نوبت پہنچے گی۔ ۱۹۸۹ء میں ان چکوک کے احمدی مسلمانوں پر بے پناہ ظلم ڈھائے گئے۔ احمدیوں کے گھروں کو نذر آتش کیا گیا۔ ان کے خون سے ہولی کھیلی گئی۔ احمدیہ مساجد کو مسمار کر دیا گیا۔ احمدیوں کو زبردستی ان کے گھروں سے نکل جانے پر مجبور کیا گیا۔ احمدی مسلمانوں کو جھوٹے مقدمات میں ملوث کر کے جیلوں میں ڈالا گیا۔ اس دوران جماعت احمدیہ کے احباب نے صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، گورنر صاحب پنجاب، وزیر اعلیٰ پنجاب اور ضلعی انتظامیہ کے افسران کو حالات سے باخبر کیا مگر کسی نے ان کی دادرسی نہ کی۔ گزشتہ سات سال سے ان علاقوں میں احمدی مسلمانوں کے بنیادی انسانی حقوق کو تلف کیا جا رہا ہے اور جماعت احمدیہ کے افراد پر ہر طرح کا ظلم روا رکھا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے گھروں سے نکل کر سفر کرنا محال ہو گیا ہے۔ احمدیوں کے ساتھ بائیکاٹ کی وجہ سے تانگے والے احمدیوں کو تانگے پر نہیں بٹھاتے اور اگر کوئی ایسی جرات کر بھی لے تو احمدیوں کے ساتھ اس ٹانگے والے کو بھی زدوکوب کیا جاتا ہے۔ بسوں کو روک کر چھان بین کی جاتی ہے کہ کہیں کوئی احمدی مسلمان تو سفر نہیں کر رہا۔ اگر کوئی احمدی مسلمان قابو آ جائے تو اسے شدید اذیت پہنچائی جاتی ہے۔ مجبوراً اگر احمدی پیدل سفر کرنے کا ارادہ باندھیں تو راستے میں غنڈے ان کا راستہ روک کر انہیں طرح طرح سے پریشان کرتے ہیں اور مارتے پیٹتے ہیں۔ ان غنڈوں نے منظم طور پر سارے علاقہ میں احمدیوں کے خلاف دہشت پھیلا رکھی ہے۔ ظفروال کے لاریوں کے اڈہ پر انہوں نے باقاعدہ اپنا دفتر قائم کیا ہوا ہے اور وہاں سے یہ لوگ روزانہ احمدی مسلمانوں پر مظالم ڈھاتے ہیں اور بسوں میں سفر کرنے والے احمدی مسافروں کو تنگ کرتے ہیں اور بعض دفعہ اتنا شدید زدوکوب کرتے ہیں کہ وہ لہو لہان ہو جاتے ہیں۔

اس ظلم کے خلاف متعدد بار تھانے میں رپورٹ درج کرائی گئی مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ ظلم و تشدد کے علاوہ جب موقع ملے یہ غنڈے جماعت احمدیہ کے افراد کو مختلف جھوٹے مقدمات میں پھنسا دیتے ہیں جو سالہا سال تک چلتے ہیں اور جن کے لئے احمدی مسلمانوں کو اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر عدالتوں میں حاضری دینی پڑتی ہے۔

ان سنگین حالات میں سے گزرنے کے باوجود احمدی مسلمانوں نے صبر و استقامت کو نہیں چھوڑا اور فقید المثال حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو احسن جزاء دے۔

نائب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد کے گھر میں ڈاکہ

یہ خبر بھی موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۹۶ء کو شام ۷ بجے کے قریب شیخ مظفر احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد کے گھر واقع مدینہ ٹاؤن میں ڈاکہ پڑا۔ تفصیلات کے مطابق مکرم شیخ صاحب اپنے دفتر سے فارغ ہو کر کار پر اپنے گھر پہنچے تو نوکرانی نے گیٹ کھولا جس پر کار کے پیچھے ہی چار مسلح ڈاکو اندر آ گئے معلوم ہوتا ہے کہ وہ گلی میں کہیں چھپے ہوئے تھے۔ شیخ صاحب نے خیال کیا کہ وہ کار لینے آئے ہیں اس لئے انہوں نے کار کی چابی ان کے حوالے کر دی مگر وہ گھر کے اندر آ گئے اور شیخ صاحب اور ان کی اہلیہ پر اسلحہ تان کر کہا کہ زیور اور نقدی ہمارے حوالے کر دو۔ اگر نہ دیا تو ہمیں کسی ایک کو ٹھکانے لگانا پڑے گا۔ شیخ صاحب نے بیوی سے کہا کہ زیور ان کے حوالے کر دو۔ چنانچہ انہوں نے پونے دو لاکھ روپے کا زیور اور نقدی اپنے قبضہ میں کر لی۔ اور وی سی آر بھی اٹھا لیا۔ اس کے بعد انہوں نے گھر کے تمام افراد کو ایک کمرہ میں بند کر کے تقریباً ۲۰ منٹ سارے گھر کی تلاشی لی اور پھر بغیر کار لئے چلے گئے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ان مظلوم بھائیوں کے لئے رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعائیں کریں تا کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہر طرح اپنی پناہ میں رکھے۔

بقیہ احمدیہ مسلم مسجد اسارچر (گھانا) کی افتتاحی تقریب

ہوئے فرمایا کہ احمدیہ سکولوں میں نظم و ضبط اپنی مثال آپ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسلامی تعلیم ہی ہے کہ باوجود کم ذرائع کے یہاں نظم و ضبط پایا جاتا ہے۔

آخر میں محترم امیر صاحب نے اس مسجد پر کام کرنے والے کارکنان میں انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی دعا کروائی۔

بعد ازاں مسجد میں ظہر و عصر کی نماز با جماعت کی ادائیگی سے مسجد کا باضابطہ افتتاح ہوا۔ اس کے بعد مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔

(رپورٹ۔ رشید احمد عاصم۔ ہیڈ ماسٹر مسلم سیکنڈری سکول اسارچر، گھانا)

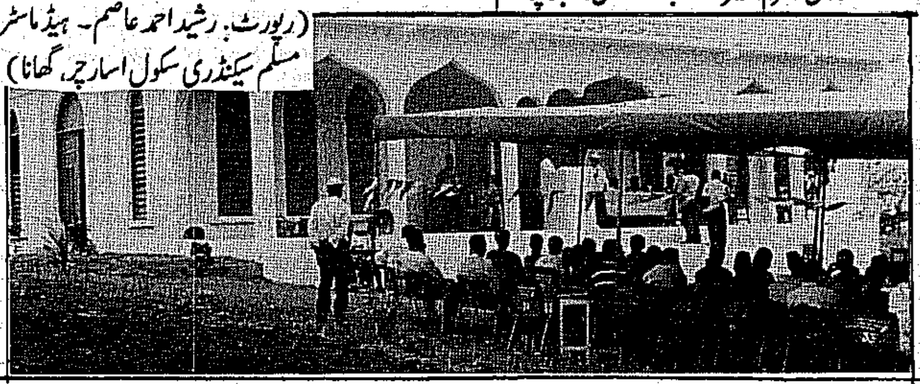

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد